

C-654

تذکرہ باقی (نواب باقی محمد خان)

تصویر

میں نے بب اپنے زائد کی تاریخ مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے ساتھ

یہ خیال بھی آیا کہ نواب قدسیہ بیگم، نواب سکند بیگم اور نواب ثناء جان بیگم اور اپنے

نام و اساتذہ کی سوانح میران بھی مرتب کروں جو تاریخ جہاں میں غلام انشان تیر

مکتبہ میں۔ اس سلسلہ میں ب سے پہلے میں نے اپنی والدہ ماجدہ غلام خان نواب

ثناء جان بیگم کی سوانح عمری مرتب کی جو سنانے پر چکی ہے یوں کہ شرمناک نہیں کا

حق بھر پر ب سے ختم ہے۔ ان کے بعد نواب سکند بیگم کی لائف کی باری تھی جن کا

درجہ زمرہ سلاطین میں بلکہ سلسلہ فراز و بالاں جہاں میں اس سلسلہ خواتین اہل ایم

بھی جن کے نام تاریخ کمرانی کی زینت میں ب سے زیادہ ستارہ نمایاں ہے۔ لیکن ہنوز

میرا یہ ارادہ دل ہی میں تھا کہ نواب زادہ بیگم، غلام محمد عبید اللہ خان بھادسیہ

نے جو اس وقت کے کچھ کے نے آباد کی خبر کی۔ میں نے ان کو خوشی کے ساتھ اپنے

پانچ وہ لکھائے رعایت و تفضل اور منت و کمشنش کے ساتھ کہرتب کر ہے ہیں

جنت کہہ کا نام خرم ہو چکا ہے اور جنت تھوڑا باقی ہے اور آتش، اللہ تالے مقرب مانع ہو چکا

ان کے بعد نواب محمد سیوہ جیم جی سے چلی کران اور اسم اسمی بیگم قین ان کے مانت

بکھنے کی نوبت تھی پانچ اس کی ابتدا بھی میں نے کر دی ہے اور ارحمہ کو غلبہ ہے تو

بہت چلہ وہ بھی بھرت کتاب مانع ہو جائینگے۔ ان سوانح عربوں کا زیادہ تر ہوا

سیدہ گاری کا خدات سے حاصل کیا گیا ہے مگر اس سے کہ دفتر کا جنت برا حصہ تلف

ہو چکا اور بالکل کوہ لٹن اور کاہ برآمدون کی مثل صادق آئی ہے۔

نواب بہال میں دوست محمد خان، وزیر محمد خان، نذر محمد خان اور نواب باقی محمد خان،

نواب ظفر اور سلطان دراد علی خان اقسام الملک کے سوانح بھی اس قابل ہیں

جن کو مرتب کر کے شائع کیا جا۔ پانچ ان سلسلہ میں سے پہلے میں نے اپنے

دو دفعہ نواب ارادہ و ظفر اور باقی محمد خان صاحب بنادر نوبت جنگ سوانح ہوگا

اتون سے مل

جو تحقیق و تنقید ایک جگہ جمع کرنے گئے ہیں مجھ اس کے اناکمل رہا ہاں

سہ ہے اور مجبوراً موجودہ صورت ہی میں چھپو اگر نافع کی جاتی ہے۔

سلطان جہانگیر

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

در تب کی جو کہے ساتھ کہ تب کہ ہے بن

الحق في الله

۱۰۔ یغ جاں آبادین درج جون کے جس کو نواب پھر تھوڑے روز خان بن جائے

اللہ نے اپنے اہتمام سے تیار کر رہے ہیں۔ اسی طرح بشریات و فرشتے

نہالے یہ ملے تمام۔ ہے گا۔

یہ ایمان تھا اور میں نے کوشش بھی کی کہ حیات باقی مفصل اور مبسوط قلاب ہو اور اس

نواب صاحب مہم کی کم از کم اُن اصلاحات کو جو زمانہ سب سالاری میں کی تھیں اور جو

۱۱۴ مین اُن سے قطعہ میں آئین اب کو پوری تفصیل سے دکھلاؤں لیکن اس سے

مجھے اس میں، لفظہ کا بیابی حامل نہیں ہوئی کیونکہ دفتر کل میں جس قدر کاغذات

اور تئیں نہیں جن سے سوا دفر اہم کیا جاتا ہے یا سبک تلف کر دی گئیں اور خود ان کی دیوبندی

جس قدر ذخیرہ قمارہ ان کے بڑے ماہر اور سیان یلف مہمان کے بد خالق ہو گیا

اور اس کا نام، نٹن بھی پڑا۔ جو تھوڑی سی ٹلین اور کاقدات اتار کر

تذکرہ باقی

آن دو گون کو جس نے غلبہ اور غور کا موقع ہے۔

ہذا میں نے ان خاندانی حادثات کو انہیں تحریر کیا

انہیں کیا ہے۔

میرزا محمد صاحب کے نورث ایسے کیلچ خانہ جو سر

دوست محمد خان بانی ریاست کے ساتھ رابطہ

اتحاد رکھتے تھے انھیں یہ ہے انہیں کے ساتھ

میں نے بھائی کے ہندوستان آکر ان کے ہر

خریبہ کی سرکون میں شریک رہے۔ جس کے

جنگ میں ان کے بھائی مارے گئے اور جب سرور

پہل میں داخل ہوئے تو کیلچ خان کو ایک قلعہ میں

سکان بنانے کے لیے ماریت کیا جو اس وقت تک انہیں

خاندان کے قبضہ میں ہے۔

سردار دوست محمد خان تیراہ منغل درہ جیرا (انھیں ان کے
ملاقات ۱۲۱۱ میں آئے۔ پھر دوست کی ہر جگہ برسر کی
ستیرہ کی اور جان ان کو جنگ و جدل سے سابقہ پڑا۔ اس کے
بعد رفتہ رفتہ سندھ و راجستھان کے بعد پہل میں ریاست کی
بنیاد قائم کی اور ۱۲۱۱ء میں ملاقات ۱۲۱۱ء میں ۶۶ برس

میں انتقال کیا۔ (ذاتی اوراق)

یہ میرزا پہل کے جنوب شمال ۴۴ میل فاصلہ پر

سچ جان لو کہ اس کے ساتھ ساتھ ہی میں

اگرچہ دشمن کے ساتھ یہ نہیں لگا جاسکتا کہ اُن کا دین یا سک

انتانتان بن کر ناقصہ یا کو نسا گائون تھا لیکن چونکہ سردار

دوست محمد خان سے اُن کے تعلقات دوستانہ تھے اور انہیں

ساتھ وہ بھی ہندوستان میں آئے تھے اس نے یہاں

ہوتا ہے کہ اُن کا دین بھی تہراہ یا اُس کے قرب جوار

کوئی مقام ہوگا۔ اسی کے ساتھ سستی خیل اور غازی خیل ایک ہی جگہ کی

یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کلچ خان نے کب انہاں کیا مگر معلوم ہوتا

کہ اُن کا ادب و در دوست محمد خان کا قریب ہی رہا ہے

انتانتان جو کہ جب نواب یار محمد خان صدارت

کے دوران میں صدارت میں رہا ہے

نورانیہ کے دل سے نہایت ہی محبت و احترام تھا

انہی کے ہم خیال و دوست تھے ان کی مدد میں تھوڑا سا مال و اس کا مفاد بھرتی

عد

نورانیہ کے سب سے بڑے دوست تھے ان کے دل میں

بہت ہی محبت تھی ان کے دل میں بہت ہی محبت تھی وہ

نورانیہ کے لئے اس طرح کوشش کرتا تھا اور نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں نوبت میں

نورانیہ کے لئے نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں

ان کے لئے نوبت میں نوبت میں

جس کی فتح اور پیروزی کا یہودیوں نے اپنے لیے دستِ افتخار بنی تھی

اور نیچے ریاست کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ ان میں خدا

نجات دہانہ کا نام تھا جو قہر و دلیریت کا خاکہ اگر ان کے گوشِ سچ

سوداگراں آتا تو وہ دنیا کے نامور اور مشہور غلامین کی

میتوں میں سے ایک ہوتے مگر بدلتا ہوا و تنگ میدان کے حریف

نجات اور بے مثل دلاوری کا ان سے تصور ہو اذہم

دیکھنا یہ سزا داشتہ ہر کدو حیدر آباد جا کر کھڑے ہو گئے۔ اسی وقت

امیر محمد خان کی کورنگی سے راجہ ناگپور نے یہاں پر چڑیاں کا اور تھپہ

ہولنگ آباد کو فتح کر لیا شاہجہاد وزیر محمد خان نے ان حالات کو سنا تو ان

جب وطن کے چہرے نے یہاں واپس آنے پر مجبور کیا تو اب جات ہو گیا

نے بڑی خوشی اور محبت کے ساتھ ان کا چہرہ مقدم کیا اور کچھ سال گزارنے

پھر وہ جدہ و ریاض پر فائز گئے مگر ان کی نسبت راجہ انکم نے اپنی

کتاب تاریخ آف سترل انڈیا میں حسب ذیل تحریر کیا ہے۔

(صفحہ ۱۹۹ جلد اول)

وزیر محمد خان | نواب (چوتھے نمبر) کے قریب ترین افراد میں

کالہ چٹائی اور شریف محمد گنوار پرنسپل کرنے کی مانتوں میں کامیاب ہو کر

تو بھارت، ہر ایسی بے کرسیوں کی جانب چلے گئے۔ چوتھے نمبر نے

ان کا تاقیہ کیا۔ ایک ڈرائیو میں چاروں نے قتل ہو گئے

کہ وہ بھارت کے ایک چھوٹے سے علاقے میں تھے۔

အထူးအားဖြင့် နေပြည်တော်၊ ရန်ကုန်၊ မန္တလေး၊ ဟင်္သာတ၊

۱۴۰۵ هجری قمری

۱۵۰

انجمن مدد ان برہم سہیلی آئینہ ادب کا گھر

پاکستان کے متحہ حکومت نے جیسپر عطا کیا

وہ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، جان بیکر جانے لگے اس وقت

پیشوایان و علمائے مذہب و دین کے لئے

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

1954

در باره روحان کی جاوہری کی ایک تہیل ایک اور شخص بن کر مراد

۱۔ برائے کلمہ رکابہ، وزیر مملکت بن کر جانے

مرید خان کو ان کاموں اور کھیلوں پر دیا تاہیں مرید خان کی

یہاں پر اس نے جو ان سواروں کے خلاف کام میں کو اُن کے

دریہ سلطان کا شعر: نیک میں (بن) عطر و ناز

蘇聯政府之聲明

شماره ۱۰۰ - ۱۳۸۵

100-443887-100

طیعیہ اسلحہ سے کہ کیا یہاں جوین و س کا مفصل جانے آج اب

میں موجود ہے بیان مختصر اور صرف اس قہر بیان کرنے کا

موتی ہے کہ وزیر مہمانان نے قربا سترہ سال تک بچا

کی حفاظت اور دشمنوں کی مدافعت میں سخاوت و لیری اور جانیازی

سے کام کیا اور دونوں باب بیٹھے بھوپال کے نجات دہندہ

(بقیہ شب معرکہ شد) (نثر صفحہ ۲۰۹ جلد اول)

وزیر محمد نے طے سنگھ ساکن میٹروپولیٹن کی وجہ ان ملازمین میں ایک رہا۔
 کی قسم پر اپنے گھڑے کی ڈوم کھانے والی لیکن وہ اس کی قسم کو
 خوب واقف تھے اور دم کھانے کی وجہ سے انھوں نے اس کو ملنے
 نہ پایا۔ اس نشان کی وجہ سے گھوڑا بھی خوب شہرہ ہو گیا تھا اور اس کے
 سوار کی شہرت بھی اس کی شہرت کے ساتھ مخلوط ہو گئی تھی۔ جاغیر بابا
 کیا جاتا ہے کہ چند اردن کی کتنی ہی تعداد کیون نہ ہوتی لیکن تلوے
 گھوڑے کے سوار کا نام خٹہ ہی وہ جاگ بابتے تھے۔

دستور ۲۲۹ جلد اول

دسمبر ۲۲۱ جلد اول
 مدیر محمد کی زندگی کے آخری کارناموں میں وہ کوششیں بھی جو انھوں نے اپنے اور غوث محمد کے خاندان میں مسلمانوں کے فیر سے انجام دیا کرانے کے لئے کی تھیں۔

(وقت زون مغربہ ۱۲:۳۰)

نہایت خوش محمد خان کی دختر کے ساتھ دغواب، تلو محمد خان کی
 شادی درج ذیل محمد کے دوسرے اور باریک تھے، ہونی اور
 ذیل محمد خان نے ذواب کے بڑے لڑکے کے ساتھ اپنی بیٹی کی دختر
 موجودہ وزیر جوان کی شادی کر دی۔

در پرده نشانی [مجلس - یکصد و انصاریه - که در این مجلس]

وہ خود ایک دلیرانہ جہاد سنبھال سکتے اور ان کی فوج میں

جی جیت سے چیدہ چیدہ جانا اور باغی تیار ہو جاتے ہیں

ان کی جیت بڑی قوت جہاد محمد خان کی فوج میں منتقلی

۵۱
جہاد محمد خان پسر محمد خان کے فرزند تھے۔

جہاد محمد خان وزیر محمد خان کی کل رانیوں میں شریک ہے

ادیون تو انھوں نے ہر سڑک میں پوری طرح داد دیتے تھے

دیگر جہاد خاص سوتھون پر اس جانا بازی، تھوڑا

خیر خواہی و دعا داری کا ثبوت دیا جس کی وجہ سے

ان کی شخصیت اپنے اقربان و اشراف میں ممتاز ہو گئی۔

(یہ ماضیہ منو گزشتہ)

وزیر محمد خان نے ۱۱ برس حکمت کرنے کے بعد ۱۵ برس کی

مرمیں اشراف کا اور اپنے باغ (وزیر باغ) کا دفن کرائے۔

۵۲
محمد خان کا کوئی مال معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کونسا تھا۔

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک بڑی تعداد

سارے گھر آ کر رہنے لگی تھیں اور ان کی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک بڑی تعداد

ان کی فیملی بڑی تھی اور ان کی حالت

بہت ہی بُری تھی۔ سارے گھر آ کر رہنے لگی تھیں

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک بڑی تعداد

سارے گھر آ کر رہنے لگی تھیں اور ان کی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک بڑی تعداد

سارے گھر آ کر رہنے لگی تھیں اور ان کی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک بڑی تعداد

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
راہل سرگتے۔ اسٹیشن میں بیان وزیر محمد خان بی

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
بھائی کے ساتھ ساتھ کان کو زخم دیکھا اپنی گود میں اٹھایا

اور اُن کا بہت دھڑکاٹے کا بے حد تسکین و آفرین کی اور

فرمایا کہ اب تم ملازمت و مناصب سے گذر کر برادری اور

جاکت کے درجہ پر پہنچ گئے اگر حکومت اس ریاست میں ایک

روٹ بھی میسر آئی تو اُس میں بھی چرٹائی حد تک سارا ہوگا

اور اس جادو و جادو بازی کے ملے میں موضع بنجاری جا کر

بھاگا۔ اُس وقت ریاست کی آمدنی بہت ہی خلیج تھی

کوئی سمجھ نہ ادا نہیں معلوم ہو سکتی لیکن سر جان اکرم نے اپنی اپنی

لواہ نظر محمد خان کے زمانہ کی آمدنی () بتلائی ہے

قیاس ہو سکتا ہے اسی صورت میں ایک موضع جیادہ محمد خان

کا دیا جاتا ہے کہ ان کے انعام سے کم نہ تھا۔

ان ہی راجوں کے سلسلہ میں ایک مرتبہ وزیر محمد خان

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی اور
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

اسی طرح میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس نے
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

کی وجہ سے سخت اعتراضات ہوئے اور جانے کا یقین ضرور تھا۔
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

کا اور محمد خان صاحب کو عید کرتے اور عین دکان اور عید
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

شعبہ کے ذریعہ خط و پر خط فراہم کر کے بیان وزیر محمد خان
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

اسی طرح ایک اور مثال ہے جس سے ہمارے محمد خان کی بہت
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

استقلال کا ایک اور اندازہ ہو سکے گا۔ ایک مرتبہ بیان
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

وزیر محمد خان سے لوگوں نے مذکور کی قطعہ کا ثبوت کی اور اس
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی
میں نے اس کی طرف سے کوئی بھی شے نہیں دیکھی

میں نے خود کو اختیار ہے کہ میں اس کا دل میں کریم نہیں
 وچھوڑی پرستار کرنا ہے۔ جیت تک ہمارے جسم میں
 جان ہے اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتے۔

بیان وزیر محمد خان اس جواب سے بہت خوش ہوئے
 ان کی ملاقات

وزیر نے کہا کہ

تجربہ کو حق امتحان نظر آ کر ایسے ہی دس بارہ جرح اور مستند شخص
 ہوں تو قیام کی تعداد کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو جہاں میں مقیم
 نہیں رہ سکتا۔

۱۷ وزیر محمد خان کی وفات کے بعد ان کے چھوٹے بیٹے نواب تھوڑا

۱۷ نواب غوث محمد خان کی حکومت وزیر محمد خان کی کامداری کے ہی زمانہ
 میں بوجہ ناتاہیت کے طاعن ہو چکی تھی اور ان پر اس ایک آٹھ یا کچھ کے
 ساتھ مسبقہ ذرا ملت ہوئی تھی وہ ب وزیر محمد خان کی طرف سے ہوئی تھی
 اور ہی اس کے اہل بھی تھے کہ جہاں پر مکران کرتے۔ مائے ریا ان کو
 عزیز کتنی تھی اور ان کی موجودگی سے ہر ایک قسم کی تقویت حاصل تھی
 اس نے جہاں کے وہ اعلیٰ مکران تھے۔ نواب غوث محمد خان کی ایک

باغیر مقرر ہوئی تھی میں پر انھوں نے تمام کر لی تھی اس نے وزیر محمد خان
 کے بعد ان کے بیٹے غوث محمد خان کو لگا کر یہی شیعہ اور بدستور تھے اس کے
 سابق ملازمین فرار ہوئے جہاں قتل دئے گئے۔ انھوں نے خود ان کو
 سے جو پلہ دین کے ہتھیار کے لئے اسد ہوئے تھے مائے اتحاد پیدا کیا
 اور ان کی زانیہ خواجہ کو قریب کیا اور وہ غور سے مدد دی۔ اسی کا یہ نتیجہ
 کہ ایک لاکھ یا کچھ نے چند قتلہ پر ان کو اپنے ہتھے اس کے ان کے
 (وہ شیعہ ہوا انہیں)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بن کی جائے بیرون اور چاروں طرف سے

سارے راجے تھے جس کے بیٹے پر توجہ دینا

کی۔ چاروں طرف سے توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

توجہ دینا ہے۔ توجہ دینا ہے۔

ایک ایک شخص جو تک پہنچ جائے اور خود مراد

میرزا نے کہ یہ ہے امد خان کے لشکر میں

پہنچ گئے۔ امد خان کے لشکر میں کرب اسٹاک

ان کا آسمان ہوا تو انھوں نے تسلیم و تسبیح کی اور

امد خان نے اپنے پاس ہا کر حقیقت دریافت کی

یہ مددوں باتیں کر رہے تھے کہ رند رند سیارہ مراد

ساتھی ان کے پاس پہنچ گئے۔ امد خان نے اٹھاپا

مر جاوہر مد خان نے اٹھنے نہ دیا اور اس کے اخراجات اونہائی

کے بہت کما اتوار کر کے اس کو گرفتار کر لیا

پھر چلے گیا کی خدمت میں حاضر کیا۔ مد خان

اس کا کہنا ہے کہ جو کہ دروغ گوئی کرتے ہیں

جس کا کہنا ہے کہ جو کہ اس دروغ گوئی پر

دروغ گوئی کو تمام جہاں میں کوئی دلچسپی تمام جہاں میں

جو کہ موجود نہیں ہے اس نے نظر محمد خان کو

ظہر اسلام مگر کاجہ حقیقتاً ایک دلکش نام ہے جس میں

رہتا ہے لیکن چونکہ ملا قادیان ہے اس نے اس کو

سیر جہاں نے فرمایا کہ گورنر جنرل جہاں جادری کی خدمت

میں لکھا کہ اسے بد نظری جواب دیا جائے گا

نظر محمد خان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو

جہاں محمد خان کو لکھا کہ اگر ظہر اسلام مگر کاجہ کو

اس کا کہنا ہے کہ جو کہ اس دروغ گوئی پر
دروغ گوئی کو تمام جہاں میں کوئی دلچسپی تمام جہاں میں
جو کہ موجود نہیں ہے اس نے نظر محمد خان کو
ظہر اسلام مگر کاجہ حقیقتاً ایک دلکش نام ہے جس میں
رہتا ہے لیکن چونکہ ملا قادیان ہے اس نے اس کو
سیر جہاں نے فرمایا کہ گورنر جنرل جہاں جادری کی خدمت
میں لکھا کہ اسے بد نظری جواب دیا جائے گا
نظر محمد خان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو
جہاں محمد خان کو لکھا کہ اگر ظہر اسلام مگر کاجہ کو

چنانچہ اس وقت شیرینی کھانے کے تمام فوج کو تقسیم کیا اور

رقص و سرور کا حکم دیا اور اس عداوت کی اصلاح کے لئے ایک

خط پیر پٹہ صاحب کو بھی لکھا۔ پیر صاحب اس خبر کو سن کر

بے حد مسرور ہوئے اور بابرک باد کی توجہ پر سر کرنے کا

حکم دیا۔

اس محکم کے بعد بابر محمد خان خرید نیکانی کے ساتھ حاضر

ہوئے اور عطا سے قلعہ اسلام گڑ کی بابرک باد دی

نظر محمد خان جس وقت قلعہ اسلام بنگر میں داخل ہوئے تو ان

انتہائی خوشی تھی۔ انھوں نے بابر محمد خان سے وعدہ کیا

کہ سب پاں چل کر منصب و جاگیر عطا ہوگی۔ لیکن مثبت ایڑی

نے یہ وعدہ پورا نہ ہونے دیا اور نظر محمد خان کا انتقال

ہو گیا۔ نواب نظر محمد خان کے گھر میں مرگئے ان کے

وہ ایک عظیم الشان اور بڑے بڑے لوگوں کا گھر تھا۔

سنی ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے۔ وہ تین سال کے بعد واپس آئے۔

اس وقت وہ اب یکم مئی ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے۔

انھوں نے پھر چار محمد خان کو محمد بخش کی پرکاش کر دیا۔

وہ دہلی میں اب میر محمد خان نے جاں محمد خان کے

اب وہ نظر محمد خان کے اب محمد بخش کی پرکاش کر دیا۔

کہ انھوں نے وہ بہت کم سن تھے اس نے اب یکم مئی ۱۸۷۸ء

رہنما محمد کا لکھن اور ۱۸۷۸ء کی رہنما رہیں۔

اب وہ پھر محمد خان کے پوتے اور اب یکم مئی

کہ یہ اور خوار تھے۔ یہ انھوں نے اب نظر محمد خان کے اب

محمد بخش کی پرکاش کر دیا۔ وہ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔

انھوں نے پھر چار محمد خان کو محمد بخش کی پرکاش کر دیا۔

اب وہ پھر محمد خان کے اب محمد بخش کی پرکاش کر دیا۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے، لیکن اس کی وجہ سے

مردہ ملک اور ایک انھی، ایک چھوڑا کتا بن گیا

نابت نرالی اور باقی محمد خان اور اُن کے بڑے بھائی

مرد محمد خان کے دو دو روپے بویہ سیوہ خور کے لئے

منقولہ ہے۔

۱۵
فیروز محمد خان کے بدوب نواب جاگیر محمد خان نے شیش

۱۶
برپاک اور ایک کزیمبت فراہم کر کے آشتی میں جنگ کی

نیاری کی تو جاد محمد خان بھی مقابلہ کے لئے پہنچے گئے۔

نواب قدسیہ بیگم جہ اور جاگیر محمد خان میں عرصہ تک خانہ جنگی

۱۷
دہلی اور بالاخران خانہ جنگیوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ نواب جاگیر

۱۸
نواب جاگیر محمد خان فیروز محمد خان کے چھ لے جاتی تھے۔
نواب کھنڈ بیگم کزیمبت فیروز محمد خان سے فیض ہو جانے کے بعد ان سے
نسبت کا لگا اعران نے قبل از وقت نکاح اور پٹیا کا تقاضہ کیا تو اب بیگم
نہیہ اس عاہدہ کے رد سے جو اُن سے ہوا تھا خین پاشی قین کہ
وقتہ میدان سے بچا نکاح اور مسند نشینی جو با۔ اس سے خانہ جنگی ان نکاح
پر گئیں اور باقی غرضیہ منسلک کو نہیں جوتے۔ پھر کھنڈ کر کے کھنڈ
نقصہ منکلام کھنڈ نکالی گیا۔

۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک عجیب سی چیز ہے

آسمان پر چلنے والی اس سفید کیڑی یا تار جی

خوب دیکھو اس کا سا خدیا اور وہ بھی جواب دے سکتی ہے

کے ساتھ آسمان پر چلنے والی تار گرین ہونے

جب وہ آسمان پر جانے لگتی تو آسمان نے بارش

کے ساتھ کیا کرتی ہے سب سادریات ہو آیتیں اس

معدہ اور تہ کو پسند کرتے ہو یا ہمارے ساتھ رہنا اور

منصب کو چھوڑنا پسند کرتے ہو؟ بارش معدہ خان نے

مذہب جو شخص اور غلامی کے ساتھ جواب دیا کہ جو

مذہب کو حاصل ہے وہ یہاں وزیر معدہ خان اور

نور محمد علی کی شایات اور احادیث کی وجہ سے یہ زمین

اور میری اور فائدہ ہرگز ہوگا۔ انہیں کر سکتی کہ اپنے مرتبوں اور

مستوفیوں کی اور وہ کہ بھول کر احسان انہیں سے نہیں۔ آپ روزی

کے ہمراہ اسلام مگر میں تان جوین کا آپ نسبت بیان کا ہزار

نعمتوں کے بھتر اور آپ کی اونٹنے ہزارت ریاست کی سپہ سالاری

سے بد جہا ایلے و انقل ہے؟

یہ روح شرافت جس طرح کہ بجا در محمد خان میں تھی اسی

طرح ان کے بیٹوں میں صدر محمد خان اور باقی محمد خان

دنواب امر از دولہ جہا بجا در امین بھی موجود تھی۔ انھوں نے

آپ کی تائید کی اور سرکار قدسیہ و سرکار خلدیشین کا بہت

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

پچھا کر رہیں مگر میں نہیں ہوں ان احسان شناس

جان نثاروں نے زمین پر اپنا گدازہ کیا - مذہب ہم جتنی
نہ جگہ کہ دوسرے جگہ تھان کہ جہد تھان جگہ ریاست میں تعجب نہ ہو کہ
گناہی کر رہیں ہم دوسرے نے اپنی ہاگیرہ دکانوں ان کو دیر سے نکھڑاں
کوئی کام نہ تھا اس نے برداشت نہ کر جو کہ وطن چھوڑ

دینے کا ارادہ کیا - وکٹسن جیٹ پوٹیکل ایجنٹ کے

پاس پر وادہ راہداری کے لئے گئے - ایجنٹ جیٹ نے اُن

کی بہت خاطر مدارات کی ، اپنا مکان بنایا مگر پر وادہ راہداری

نہ دیا کیونکہ یقیناً ایسے چار شخص کا بھوپاں سے چلا جائے

اُن کو منظور نہ تھا وہ دوسرے روز خود میسر سے اپنے

بہراہ یک بھوپاں آئے اور نواب جالیر محمد خان سے ملے

دلیفہ مقرر کر دیا - چند روز کے بعد وہ ایک ہم پر

جیسے تھے۔ اس لئے کہ دو تو ہیں گدیوں

کے ساتھ۔ ہر کسی کو۔ اگر تیری فوج ہسپتال کے

تھے احمدی۔ جبار محمد خان نواب صاحب کے کم سے

دو تو ہیں اور کہ سوار پیادے یکراں تیری فوج

کا دھڑک رہے تھے۔ ہار پانچ ہزار بندے جملہ کا چا

پر۔ اس لئے کہ برب خون کے ارادہ سے جمع تھے۔

جبار محمد خان یہ خبر سنتے ہی سہو اس سے چاروں

پر پہنچے اور افسر محکم کی صلاح سے ایک جانب سے نذر

کے ہمارے کو گئے۔ دوسری طرف اجین صاحب (افسر)

نے۔ اجین صاحب آئے بھی نہ پائے تھے کہ جبار

۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو فاطمہ بیگم نے اپنی بیٹی
شریفہ کی ایک تصویر کا مصدقہ نام ہے اور یہاں محمد علی کی تصویر ہے

پہلوان کے سپر پٹا پیسے اور تھوڑی دیر میں تمام

نارت گروں کا عمل عام کر دیا اور جو ٹھوڑے سے

زندہ بچے اُن کو گرفتار کر لیا۔ اجین صاحب اس

دلاوری و تدبیر سے بہت خوش ہوئے اور ایک چٹا

ریا جس میں اُن کی بہت دلاوری کی تعریف تھی۔ یہ

پردانہ بیکر وہ نواب صاحب کے خورین مافر ہوئے۔

نواب صاحب نے غلت بخشی گری مرمت فرمایا اور فوجی انتظام

کے لئے ^{ہے} مواصلات کے موافق مع ذمہ داری فرد آبادی

صاحب ذیل پردانہ کے ذریعہ سے تفویض کئے اور مل

اختیارات مرمت کئے۔

درجه و شش و سیصد و شصت و دو تاجان یعنی صد و سی و دو
 و در دولت پیر و ساد و سیصد و شصت و دو تاجان یعنی صد و سی و دو
 به نظر برابر از آن و در هر چه سال به سال یک
 بوده به و است پس به سیصد و شصت و دو تاجان یعنی صد و سی و دو
 طبعه و در این صورت اسباب خلق جلد چنان شده
 و خلق و خرج برابر کرده باشد و آن به هر یک
 تقوین کرده اند که اختیار کرده و غیرت و آن به
 و است باشد و طریق پیش که بحسن ترو و خویش ترو
 حال است و سالیان بوده به یکشده است و در اختیار
 طاعت سالی به سالی را در ایران با کم و بسط و غیر
 و در آمد و به چنان شده است که در هر چه سال
 خویش به سالی تمام بیکرند و غیر خواجه و کاروانی
 که در آن است که بحسن انعام خویش طلب نخواهد
 که به فیصله یکسری سال نخواهد شناسایی به سرکار خواجه
 تجویر و کشتن است چهار سال از آن ترونی و به اداره
 سراسر به مال مال از زمین با کم و بسط و غیر
 به دولت تبدیل بودنش بر طبق به کار و زمین و
 آخرین گردد اگر این منهای شدن نتواند نخواهد
 بلکه که ماه چیره این دولت خرج آن اندران و فاکه
 و با بدت و اعزاز که سوا تجویر مقرر مال در ایران
 به از نو نگذاشته اند به عازان و با در خرج دیگر
 از ترونی نه یکسری بلکه اگر از راه سحر که مقتضای به
 که از پیشگاه مایه و یا از غیب امون به دولت
 غیب نواب محمد علی خان به جوار در باب نو نگذاشته
 اند به از عزم به آن را به هر گز که منتظر و قبول
 و سوره تخت انعام را به هر چه منتهی به و نه غلبه
 و در هر چه منتهی به و نه غلبه به و نه غلبه

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے

جو کہ شہر میں بہت سے لوگوں کو اپنا گھر بنا رہا ہے

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے

جو کہ شہر میں بہت سے لوگوں کو اپنا گھر بنا رہا ہے

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے

جو کہ شہر میں بہت سے لوگوں کو اپنا گھر بنا رہا ہے

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے

جو کہ شہر میں بہت سے لوگوں کو اپنا گھر بنا رہا ہے

وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا آدمی ہے

جو کہ شہر میں بہت سے لوگوں کو اپنا گھر بنا رہا ہے

میر محمد خان

اپنے اپنے ملک کے راجہ و زمینداروں سے

اور ان کے حوالہ پر متاثر ہو کر اپنے حوالہ کو

منابت مدگی کے ساتھ ادا کیا۔ بیادری اور شہادت

میں اپنے آپ کے کل نمونہ تھے۔ غلبہ کیا کیز کا

امیر محمد خان نے بن مغیرین کے مشورے سے کابل پر

حاکم کے اور ان سے نذرے کر خراج کر دیا۔

نے بیان خود امیر محمد خان کو اس وقت رہیٹ تھے سرکاری

امیر محمد خان کے حاکم کو برحق کر دیا اور ان کی

تواہ قرض لے کر ادا کر دیا اور بیان امیر محمد خان

کی جاگیر سے قرض ادا کیا جائے۔

بیان امیر محمد خان نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا اور کابل پر

حاکم کے اور ان کے خاتمہ پر طالبان جنوں سے لڑے

دان لڑا کا۔ ان پر فتح ہوئی۔

اور ایک سال تک بیمار رہے روز بروز مرض بڑھتا گیا اور

آخر میں اُن کو بھکی کی پیاری ہو گئی اور پھر وہ بھکی لگی جریشہ

یات نفلع کر دیتی ہے۔ غرض یہاں صفر ۱۲۹۵ھ کو بدھنوب

بسیٹ زیادہ بگڑ گئی اور بارہ بجے رات کو انتقال ہو گیا۔

نواب بیگم ماجہ ندیہ بیج سے صدر محمد خان کے کھڑکین

ہائیں اور شام تک وہیں قیام فرمایا۔ ریات کے تمام اہل

داخلے عہدہ دار اور لازم ہندو اور مسلمان شہر کے باشندے

تقریباً چار ہزار کے صدر محمد خان کے مکان پر جمع ہوئے

ان کی وفات سے شہر میں ایک کھرام مچ گیا تھا۔ ہندو مسلمان

میں سے جو شخص سنا تھا افسوس کرتا تھا اور اُن کے

حسن اخلاق اور محراب نیون کو یاد کرتے تھے۔

یہ اپنے باپ میں جو ان کے برابر تھے تو اب

اپنی مدد مان کے باپ سے اپنی مدد مان رہے

اب یہ اپنے ان کی دختر رحمت اللہ علیہ کی مدد مان رہے

کے نزدیک ہے اور ان کے والدین کی قبر اس میں ہے

ان کی اودھ دین صرف بھی دختر میں جو ان کی وفات

کے واپس بہ دنیا میں آئیں -

ان کی باہر میں ہے ایک گاؤں کی باہر ان کی بیوی کے نام کی گئی اور دوسرا

سرخ ہند باہر ساہی اپنی مدد مان کے باہر میں رکھا اور یہ اپنی مدد مان کے

سرخ ہند باہر ساہی باہر کے ساتھ ہوا تو غیبی مدد مدد مان کا پورا

تحت مضمون کا ان کا بیرون کے نام کرنا چاہیے -

نواب باقی محمدن

پیدائش اور تعلیم و تربیت | نواب صاحب ماہ سوال شدہ ہجری

مین پیدا ہوئے۔ سن شعور کو پہنچ جانے کے بعد اُس زمانہ

کے دستور کے مطابق اُن کی فارسی کی تعلیم شدہ دم کی گئی چونکہ

نواب صاحب ابتدا ہی سے ذہین اور نو کی تھے اس لئے

بست جلد فارغ التحصیل ہو گئے اور فارسی ادب میں پوری

سعادت حاصل کر لی عربی بھی جانتے تھے۔ فنون سپہ گری

کی تعلیم اپنے خاندان میں پائی اور تھوڑے عرصہ میں اس میں

بہرہ کمال حاصل کر لیا۔

طاہریت : چین مسلم ہر اک ابتدا میں

وہ طاہریت کی کئی حد تک اس پر سے حرکت ناموں پر ایک
کے لئے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

یہ سب کچھ لکھ کر اس نے اپنے اہل خانہ کے سامنے پڑھا

نہ تھا اس نے اس اہم ذمہ داری کے عہدہ پر انھیں کاغذ

کیا گیا اور جو خطاب بوقت جنگ ان کے بجائے کا تھا اس

یہ بھی مانا جائیگا۔

انھوں نے انتظام فوج میں اپنے بجائے سے بھی زیادہ

پہنچائی اور اپنے بجائے کے زمانہ سے اور بھی زیادہ فوج

آراستہ و پیراستہ کیا۔ سب سے پہلے انھوں نے پیدل فوج

طرف توجہ کی اور جس قدر ناقص تھے ان سب کی اصلاح

اور بہت عہدہ حالت پر مبنی کیا۔

چونکہ وہ اب سکندر یکم عاجز بنائے میان فوج اور محمد خان

ربط ہو گئے تھے اس نے بعد ازاں فوج خوش ہو کر کیمپ

میں آرام کیا۔ اور اگلے روز کو کیمپ سے نکال کر

مردی که در این کتاب در بیان حال و سبب این است

و در بیان حال و سبب این است

کتاب

یک کتاب که در بیان حال و سبب این است

آن شین زستانه شده و از آن حال نه دیت

پادگان ذکر از سال حاضر اول تا حاضر سال

و حال که در مورد کپتان این صاحب و کمر شسته

منه و غیره و این نفری پادگان و شین خا

و یک کیفیت که از آن حال نه دیت پادگان ذکر

مصلح مردم خواهد گردید و در وقت و آنکه

آن شین زستانه شده و از آن حال نه دیت

و از آن حال نه دیت تمام فوج شین

به قول گردید که در هر نقاش بیان و قسم

نماده و هم شین از قرضه وزیر باره زان سال

که در هر گردید و از آن حال نه دیت تمام فوج

که از سال و هم شین از قرضه وزیر باره زان سال

نفره ملک و در هر شین از قرضه وزیر باره زان سال

نفره ملک و در هر شین از قرضه وزیر باره زان سال

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ دوسری بار وہ مجھ سے

ذرا سیٹھا کا مائدان اگرچہ نکل سہا ہوا تھا۔ لیکن میں

خائف سے بھی محروم نہ تھا۔ غنوں سپہ گری کے ساتھ تھا

ان کی تعلیم بھی اچھی تھی لیکن یہ تعلیم اس زمانہ کے

مطابق تھی۔

ذرا سیٹھا کے انتقال کے چند دن بعد ہی ہے ان

کا کوئی تعلق ریاست کے کاموں سے نہیں رہا۔ اور وہ

تو تین جو بہترین دماغوں میں نشوونما پاتی تھیں بیکاری کے

بابت رنگ آلود ہو گئیں۔ ان کے بعد دوسری نسل میں

تعلیم کے جانب زیادہ توجہ دینی چاہئے تھی اور سب

اس قدر قدرت رکھتے تھے۔

یہاں بلیف محمد خان امجد محمد خان نے بہت کچھ اپنی اولاد

دیکھو کہ کتنا افسوس کا اظہار کرتے ہو

خود بھی کہہ رہے ہیں کہ تھے۔ ان پر مایوس

نواب صاحب نے ادا کر دیے تھے۔ اور ہم

بھی کہ ساتھ بے انتہا محبت و شفقت تھی۔ ان کے

سچے ایک ایک رحمت اللہ بھی تھیں۔ جو بیان مجھ کو

کے ساتھ لکھا ہو

یہ تمام خاندان ایرانہ طور پر بسر کرتا تھا۔ اور

لئے مقبول و نظام مشیت تھا۔ نواب صاحب کے انتقال

کے بعد قاعدہ ریاست کے مطابق جو زیورات

وزیر۔ نواب صاحب جہان بگم کے چیز میں ملا

تھے وہ اس غرض سے واپس ہوئے کہ ان

کے ترکہ میں سے عین اور میر کا والدہ جمع ہو۔ جاگ

میں سے جو نقد جمع کیا جاوے اور ان کی کمالات

اور اس کی گتھی لٹکی گئی تھی۔ جس پر وہ کہتا تھا کہ یہ سچو کا

چکر ملا کر تھی۔ ان کے کہنے کے بعد اس کی رو سے وہ

گنبد۔ بتدریج۔ اُن کی اور ان کے بیٹوں کے گنبدوں کا

بھی جاگیر ریاست سے تھا۔

صوبہ بلی کا صاحب جو بیٹوں میں بڑی تھیں بیوہ چوڑی

اور بعد بیوگی کہ سکنہ بلی گئیں تھیں۔ حسین بلی کا

جو چوڑی تھیں اُن کا انتقال نواب صاحب کے روز بروز

تھا۔ انہوں نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں۔ ایک کی

نکاحی بخشی مروت محمد خان سے ہوئی۔ اور دوسری کی

نکاحی میلن لیلیف محمد خان سے ہوئی۔

پن پٹے بھی لکھ پٹی ہون کر بیان صدر محمد خان کا

بھی نواب صاحب کے سامنے ہو گیا تھا۔ اُن بیوہ

کا جاگیر ریاست سے تھیں۔

کوشش و جہد کر مدد مگر وہ نفس اور غلبہ

تمام دلائل و سبب مائید آن شیعہ کو در نظری

بروزی ۱۳۲۵ داران سید احمد خان گردیندہ

است لیکن بجا ہر بخشی باقی محمد خان صاحب نفرت

خیر و بابت تریب پوشش و ردی و گردن قوا

کو تا ہی نگردیدہ اند بجلد و سے این کوشش و جہد

مات کردن چهارم جاگیر بخشی باقی محمد خان حبیب

نفرت ملک و زد و ج بخشی صدر محمد خان مرحوم

کہ تہ اہ چهار صد و دہ روپیہ و سیزہ آن

از سان اسلہ فضل بسیار ناب و انبیا

می شود۔

ابس یادداشت کو سیر صاحب موصوف نے بہت

خوشی سے منظور کیا اور زرچہارم مات کر دیا گیا

پہل فوج کے جب تمام انتظامات درست ہو گئے

تو انھوں نے رسالوں اور ترجمانے ویرہ کو نیا

陳其美與孫中山

ذوق کند، بگویم ما به آن که در این مقامات است به

عرشِ جبرئیل ۱۰۔ اسی کے عہد میں فیئ واپکی ہوئی

رہنہ کے نشان سے معاوضے کا جو خیر کی اور ۱۲۰۰ روپے

سید احمد علی صاحبزادہ کو کپتان و سیم فریڈرک لین

پیشانی کو بزمی یادداشت کھی کر۔

دارالحمام محمد طاهر بن محمد بن عبد

دستہ الحام و جمہ ان کشت رام جبار اہر اہر

مصدر اس کے مذکور نہیں، اس کے بارے میں جائزہ

منظر آبن برادره شاد و حال قوت و ان

نشان آئے فرح بنو جہاں تخت و سلاط

پیشہ وادی سرکار صاحب حضرت علیؑ و زانیہ

۱۰۰

میرزا یحیی خان صاحبزاده قاجار است میرزا یحیی خان

میں نے ان کا ہاتھ دھو کر ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

میں نے ان کے ہاتھ پر دست دیا

اس کی نظری آگئی اور باقی محمد خان کو فیس دیا

غایت کی گئی اور سو روپیہ مالانہ کی جاگیر ان کو

چیزوں کے لئے رحمت ہوئی۔

باقی محمد خان جب تک اس عہدہ پر رہے ہمیشہ

غایت مستعدی و قابلیت اور دیانت سے فرائض

انجام دیتے رہے اور بھی جانفشانی ان کے

منصب کے لئے منتخب ہوئے اور ان کا فرض اس مسئلہ پر تھا

کہ یہ نتیجہ ظاہر کر دے کہ سچا کس کی ہے اور کون

کے منصب پر سچا ہے اور کون کون سے گروہ کے

روئے کار ہیں اور کون کون سے افراد پر

اعلیٰ کیا کہ آج یہ قائدانہ ریسرچ مان کا قائد

ہوتا ہے۔

لارڈ قاجان بگیم خان کے تھے | ذرا بگیم
شادی

ہے وہ اپنے روز بروز ان کی اطاعت و تابعداری

ور دیگر اذمان عید کی وجہ سے عفت پرستی

تھی تو ان کی کجی ان کو زاپا بجان بگیم اس کے لئے

اور وہ اس کا حال یہ تھا کہ ان پر نظر انتخاب پر

تھی کہ وہ کون سا شاہی ہو گا۔ مگر حقائق میں

تھے۔ ان کے لئے کہ ان کو یہ حق ملے گا

قدر کفہ فریدی ہے کو بجایان فوجدار محمد خان کے بدذوق

سکندریہ کی ریاست جو نین اُس وقت گورنٹ سے یہاں

قرار پایا تاکہ نواب سکندریہ اُس وقت تک ریاست ہو

جب تک شاہجہان بیگم ۲۱ برس کی عمر کو پہنچیں اور شاہجہان بیگم

کی شادی گورنٹ اور نواب سکندریہ کی پسند سے کی جائیگی

اور نواب شاہجہان بیگم کا شوہر مسند نشین ریاست کیا جائیگا

اس قرار داد کے مطابق گورنر جنرل صاحب جامہ نے ایک فریڈ

کے ذریعہ سے شاہجہان بیگم کو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

شادی کے تعلق دہانت کی مگر نواب سکندریہ بیگم نے اس فریڈ کے

موصول ہوتے ہی اراکین و ایمان ریاست کے پاس

تمام تئیں جو عہدہ خیر اور خاص ریاست ہندوستان کے راجہ کے

میں نے وہ سب کچھ کیا ہے کہ تم کو

میں نے کیا کرتا تھا کہ وہ سب کچھ کر دیتا تھا

اب غلطی کا وہی ہوا جس میں بات کی سہولت ہو

میں نے وہی اس کا نام تکرار کیا ہے۔ اس مشورہ میں

نہیں باقی محمدان بھی شریک تھے۔ انھوں نے امر اور نہی

میں نے خیر اللہ خان کے تعلق سے وہی تھی اور بعض اکیں بھی

ان ہی کے ہمراہ تھے۔ امر اور محمدان اور لڑکوں کے

تاکر میں جو اس وقت موجود تھے نبیلہ المصنوعہ، خوش ملیں

عظیم المزاج، سلیم البلیغ، نیکل و شائل میں اچھے اور میان

کہ محمدان کے نواسے تھے۔ اب یہ تعلیم و تربیت نہ تھی

اس نے باقی مردمان کی شریفیت نے اپنی آواز دی کہ

دوسلے موجودہ مان میں بڑے بستر تھا اُس کو انتخاب کیا

اور یہ راز دی کہ جو شخص منتخب کیا جائے اور اُس سے اتنا

یا جائے تو اس میں جب ذیل شرائط تحریر ہونا سب میں

اہل احمد ریاست میں سے برکام بغیر اراکین دیگر خواہان
ریاست کی معدوم دشواری کے معض اپنی سامنے اور پسند سے
نہیں کر دین گا۔

دوم اپنی زندگی تک نواب سکند بیگم کا پاسی و لحاظ دانا
اور حفظ مراتب جیسا چاہئے رکھن گا اور غائب ہو ورنہ

املاک و قرآن برداری میں نقل مند ہون کے کوئی دقیقہ
فراموش نہ کر دین گا اور ہمیشہ اپنا مالک و مری اور

سمجھ کر اپنی بھرتی، بیہودی اور سیک کی بیہودی کا جو کچھ
حکم ہو گا اُس پر عمل کر دین گا اور ہر مواسس سے تجاوز نہیں

سوم آنکھ مذیل لوگوں کو اپنی صحبت میں نہیں رکھن گا

اور نہ امر سیک میں داخل اور اعلیٰ مرتبہ پر پہنچان گا کہ

جس کا وجہ سے ریاست اور شرفا کو نقصان پہنچے۔

نواب سکند بیگم نے جو بات موصول ہونے کے بعد سب کی راہوں

پر غور و تنقید کی اور یہ نتیجہ نکالا کہ جس قدر لوگوں کے نام تجویز

کندہ و بیکریں کی طرح ہوتی ہیں۔

تمام حکمت و حوریت و عفت و عفت کے لئے

فرشتے اس لئے کسی کی نسبت مذہبین فرما رہے ہیں

محبہ پر خودی نواب اہل محمد خان نعت جگ نہایت

کیا اور بعد استغفار، لمن بنا دیوہ یکم تخریج، دارال

محمد علی الدین خان، محمد الحام کنن رام، غلام محمد دم

مکرم، محمد خیر الدین انصاری دکانہ دیوری نواب سکندری

محمد مرتضیٰ خان دکانہ دیوری نوابنا سجان بکرم، فتح علی

محمد، یکم نیس حبیب، جہان پر ناد وکیل اور بخشی مدد

کدام یک نہ بھی میں اپنے انتخاب اور اسے کو بھی غابر

محمد علی

محمد علی

[illegible]

ہرگز نہیں اس میں کوئی شخص ایسا نہیں جس میں وہ

تمام صفات موجود ہو لہٰذا میں کی ایسے ازدواج کے لئے

ضرورت ہے اس لئے کسی کی نسبت مندرجہ نہیں فرمائی۔ دوسری

مرتبہ پھر خود ہی خواب باقی مردمانِ نعت جگہ مانتا تھا

کیا اور بعد اسٹغفار دھن بجا دیوہ مکیم شخراویج، دارالحمام

محمد جلال الدین خان، سید حمام کنن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، سید حمام کنن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، سید حمام کنن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، سید حمام کنن رام، غلام محمد دوم

پیشکش کر کے قلب و جان بکریں

وزیر اور ان دار کاں ریاست

لیکن میں کہتا ہوں

ریاست کا

نہت بہت ہے

کہ ہادی آن از لٹ لٹ اند نوشتہ

ایات و ہدایہ کہ از جناب کورنر جنرل صاحب

درین باب پے نبرد مار آریات خاندان بیان

وزیر محمد خان صاحب جاد و ذاب نوشتہ

صاحب جاد و ذاب دوست محمد خان صاحب

دوہ دیکھ سنی نیست نہ قیام نہ ازین

وہیکت علی است جانی کو اب کیم توں

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

زبیر کا کورنر

کے لئے ان کی قابلیت و صلاحیت پر مبنی ہو، نہ صرف ان کی
شخصیات پر بلکہ ان کے خیالات پر بھی مبنی ہو۔

علم و فن و صنعت و تجارت و شہادت و قلعہ و اور ان

اور ان کے لئے ان کی توقع جو نواب شاہجہان بیگم

کے شوہر کے ساتھ واسطہ تھیں اور ان کے اس جذبہ بظاہر

کا جو خاندان وزیر محمد خان کے متعلق تھا اور اپنے حکم

کی تھیں۔ افراد اقربا کے آداب کا پاس و لحاظ رکھنے

اور ہم وطن لوگوں کی پرورش و ہمدردی، ارکان تنظیم

کی عزت کا خیال غرض ان سب باتوں کا متعلق تہ ذکر کیا

اس تحریر پر اراکین ریاست نے غور کیا اور نواب

کنڈر بیگم کی رائے سے متفق ہون گئے۔

اس کارروائی کے بعد خود نواب شاہجہان بیگم سے رائے

کون سے ملک کے باشندے ہیں۔ ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے ملک کے
رہائے کو چھوڑ کر جو ملک چاہیں وہاں جا سکیں۔

نہ دریا ہے نہ آبی نہ شادابی نہ کھیتی باڑی۔

ان کو اپنی زندگی بیکار گزارنے کے لئے بھیج دیا گیا۔

میں نے یہ سب سنا ہے جو اس نے خود اچ کے قابل ہوا۔

انہوں نے اس امر کی بھی منہوری حاصل کر لی تھی کہ اگر

مائدہ ان ریاست میں کوئی رکا اس قابل نہ ہو تو

میر کا ندان یا ملا قہر سے انتخاب کیا جائے۔ اس

صورت میں انہوں نے اس امر کی بھی ضرورت ملحوظ

کر جس شخص کے ساتھ شادی ہو وہ برائے نام نواب

رہے۔ حکومت ریاست اس کے تغیر نہ کی جائے

اور اس کی رعایت سے اس کو دیا گیا۔

یہ کہ وہ حق ملی کے بہت سی شکلات پیدا ہونے کا

خطر ہے جیسا کہ ان کو خود تجربہ ہو چکا تھا کہ بد نواب

نظر محمد خان کے وہ از رو سے ہزارہ و حقوق شرعی ریتا

کی مستحق تین لیکن نواب جہانگیر محمد خان بے شک ہونے کے

رئیس و مکران قرار دے گئے ، خانہ جنگیان ہوئیں ، خانہ دانی

خانگی سرزمین برباد ہوئیں اور طرح طرح کی تکالیف برداشت

کرنی پڑیں ۔

ان وجوہ اور اس تجربہ کی بنا پر انھوں نے ایک پزیردہ تجربہ

کو سنٹ مین ارساں کی جو قطعہ کی گئی اور ایٹ نواب کو زبردست

کاغذی موزعہ ، رنو بر مشہور ہے این مضمون موصول ہوا

کتابخانه اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ہو گیا جو آپ اس کا توہم کر نہ سکیں بلکہ برعکس
 اس نے آپ کا ہونا ایک عظیم شرف قرار دیا
 ہے جو کہ تم کسی دیکھ کر اس کے قانع نہ ہو سکتا
 کہ مہربان اپنی شجرت کو دیکھ کر ہر شاخ و برگ
 پر اسے نام نواب ہے گا اور نواب مہربان حکیم
 وقت چیتے سن بدیع کے مدائن دستورِ شریف
 ہوں گی۔ اور انتظام دیکھ کر وہی آن مشتق نہ آ
 سو بدگران قرض سے سبکدوش کیا اور تھامے
 خود پند و بت سے جو قرب اللہ سے آئندہ کہ
 بھی زانہ ریاضات تھامے اقدار میں رہنا باہر
 تھامے قلم اور از سے نواب مہربان حکیم فاروق
 اور وقت نواب پر اختیاریات کا ان کو سرنا پاتا

نواب ان سب مراحل کے طے ہو جانے پر انھوں نے

خواہ باتی محمد خان کا نظریہ کے لئے ہ۔ بیچ ہائی

مہربان مہربان مہربان مہربان مہربان مہربان

اینست که در خبرل سترل قطاب ذیل درشت

بیجی -

بهدر مدد ملک الهامی که بنی نوح انسان را با کاشی

شرافت جتیه و از انبیا علیهم السلام حکم تزدوج داشت

نسبت به سح مامین نیک خادریا ید - بهر وقت و اوقات

آستان بهت نشان می رسانم. ارشاد شد بنیاد

از باب کتباتی هایون طالع بلند و جلال نواب

ماجد ریخته شال شعله از دم ابریل شده است

الان که بفضل سلی آال و شمس رسید به تماشای شمس

آنم که در خیال مافرو کتباتی ما جد موقوفه بخشی

باتی محمد خان حب نعت جنگ تاب است و حقیقتاً

نجیب و لطیف و شریف الان و ما هر ایش و ما کن

ندیم بهر حال و اندیش رکنه از ارکان ریاست

و در اندیش رکن تبیین ادب است و مدد و ازان

چند ان که حال شادی ما جد موقوفه و فوات و

ادلاش و سود و بیهوده و اجرا امور و در وقت مافرو که

مدین ریاست با استحقاق دردم به فکر اقصی گشت

لیکن اینست نواب که در خبرل حب کوخیان بهر احوال

یہ کتاب میری طرف سے نواب تاج محمد علی خان سلیم کی جانب سے

اس نے آئندہ نے فیضان کے نواب گزشتہ سال

بار کی خدمت میں عرضداشت بھیجی ہے انکار کیا اور

اس وقت تک ضیق بجا ہے کہ پرنسپل انجمن سیر نے

نواب تاج محمد علی خان سلیم سے خود زبانی دریافت نہ کیا۔

نواب محمد زفر علی صاحب جاد نے بھی اس اشتباہ کو نیا

پسندیدگی کی قدر سے دیکھا اور اس کی نظری میں ب

ذیل خریطہ تحریر فرمایا :-

میرزا کا رسودت اور مشرب بر لایہ شدن نخبہ

الحمد للہ ان نفع جنگ جت کہ خدا ان و تروی

نواب تاج محمد علی خان سلیم صاحب قدر و منزلت

میرزا کا رسودت اور مشرب بر لایہ شدن نخبہ

الحمد للہ ان نفع جنگ جت کہ خدا ان و تروی

اگر شہد الامین تمہارے دین و اخلاص گزین کہ

قریباً حق بخندہ ابقی لانی انتخاب دین اب و اعظم

روز و راج خواب یگم جب موصوفہ خواہ جات انا

فیض الہیہ نہ گشتہ دانی شفقہ کون صبح اوجہ

عاجد موصوفہ الصدور لانی این کاریدہ نہ نزدیک

دوستدہ نیز ناب است پیش یکہ و توقع انفال ایزد

بیہال ایہ! انجام پر فرشتہ ہون سچو آغاز بیت

شعون انجام ہم جب مرام خواہد نشا ترسد کہ

مخلص ہوارہ شہنی اردراک فرسندی و مایت مزاج

نقد استزاج تصور بودہ برورد مہرانی انجات

موت سات مسرد و شہجے شہدہ پیادہ

چہ بر طرازد - پنجم جون ۱۳۵۷ء

(36)

بیس روز غریبہ فطوری مادر ہوا نواب سکندہ بیگم کو بہت

خوشی ہوئی اور اسی روز باقی مہمانان صاحب عباد کے نام

ذیل کا غریبہ تحریر فرمایا :-

آج، بفضل قادر ذوالجلال و فرستادہ پشگاہ

نواب ستارہ علی خان صاحب گورنر جنرل صاحب دار

وہاں پہنچ کر وہی طرح کے

آپ کی خدمت کا طریقہ نقلیہ ہے۔

جس پر آپ کی کتاب کے سرور میں ہے

وہاں سے آپ کو کتاب کے سرور میں ہے

جس پر آپ کی کتاب کے سرور میں ہے

وہاں سے آپ کو کتاب کے سرور میں ہے

یہی کے ساتھ ہی خطاب کے لئے جب ذیل یاد

پیش کیا جائے گا کہ اس کی :-

خطاب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

نواب کو اب جائز ہے کہ جہاں جہاں

۱۸۵۵ء

در کتب معتبره کتبی که در این کتاب مذکور است

باب در بیان

یا در بیان آن شش مرتبه سی ام چون شش مرتبه
اینکه در باب جایگزین کردن جای بار و غیره
نواب در این جایگزین کردن جای بار و غیره
نعمه بعد از آن که خریدن جای مستطاب به طایفه
نواب گزینش کرد جای بار و در آنجا از شرف و
دریا به خطاب باقی ماندن جای بار و نابالوم
می شود که تغییر دهد و اگر او در نواب باقی ماند
جای بار باشد قبل ازین به تو در ده انگشت
چنانچه هم در آن زمان اصل یاد آن شش مرتبه
پیش از این مرتبه هم جلالی شش مرتبه
نعمت صاحب داناان این نواب گزینش کرد
از اراکال یافته بود درین ده بهوش می کرد
صاحب ششم این مرتبه هم جلالی شش مرتبه
ح یا در آن مرتبه موصول گردید صاحب دوم
این ارقام می نمایند که نواب یکم چه کرده اند
خطاب شد نواب داناان یکم به چیز خود
این پنج هم تفسیر از آن جا که اطلاع این می
آن شش مرتبه تا بر آن مغنون می شود
صاحب اطلاع آن صاحب شش مرتبه
ج. و. شش مرتبه

بن خرملاق کا لہجہ کی حسین بریلیں

کو سمجھنے والا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا

جس کی ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا

نہایت سے نہایت سے نہایت سے نہایت سے

جو ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا ہر لہجہ کا

وام سے نہایت سے نہایت سے نہایت سے

اور وہاں اور وہاں اور وہاں اور وہاں

تحت جہاں میں جہاں میں جہاں میں جہاں میں

اور وہاں اور وہاں اور وہاں اور وہاں

اصل علم کے متعلق ایک حدیث جو صحیح یا کجی

ہندی راجہ۔ نواب سکندریہ کی کو اچھا ہی ہے اُن کے

ماں پر شفقت تھی لیکن اب اس رشتہ کی وجہ سے اُن کی

لے بادشاہت از مکر ایمنی جو پال بدستار آگے۔

ادھر نصیر الدین کو گون کے جو سود اور جہود اور سلاہتی ریاست جہاں
میں اپنی خوشی اور غرض متعلق پاتے ہیں یہ امر بخوبی نکتہ اور

جو دے گا کہ یہ ریاست تھامی اور ریاستوں سے بعض خاص صورتوں اور
ماتون میں منتقل ہے۔ یہ کسی کو یاد ہے کہ بد رشتہ فرما ہونے

نواب نصیر الدین عیاں کر محمد خان جب جاہد کے اس بد رشتہ پالہ ہستی
سے عالم بادشاہی کو تھامی امرایان اور سرداران ریاست نے نواب

نائبان حکیم جہ کو اپنا مالک اور شاہ کا سردار مقرر کیا اور اس امر کو
سرکار ایدہ پانڈا اور انگلیشیہ نے بہ لاف و حد نامہ کے کریمابین سرکاری

کے قائم اور حکم خاتموں فرا کر قرضینی نواب حکیم جاہد مدد کو
نفس مذہبی اپنے سے استحکام بخشا اور چونکہ نواب نائبان حکیم جہ

نائبان حسین مراد ہو کہ کوئی شخص واسطے تثبیت امور ریاست
اور انعام عام ملک کے ایام منورنی اُن کا میں مختار شاہی مقرر ہو

نواب سکندریہ حکیم جاہد وادہ ماجدہ حکیم جاہد مدد کا کہ وہی اور پھر
حقیقی اُن کا حسین اس مددہ جیلہ اور نصب علیہ پر متاثر ہو میں اپنا

نعمتین کو مددہ تشریح اور فی حیدہ نواب سکندریہ حکیم جہ سے کہ شرف
صنعت اور غریب انتہام اُن کا کار میں سے آسان کی پہنچ ہے

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۲۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۳۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۴۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۵۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۶۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۷۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۸۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۹۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے
 ۱۰۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے تو اسے

عنوان / سر / سلسلہ کے برائے ان کی ۱۰ ہزار ہجرت

۱۰ ہزار ہجرت کے بارے میں

کتاب میں بیان کے تکرار کی -

نواب سکندر علی نے اگرچہ راجہ کشن پرشاد شہدائے اعظم

تیسرے باب کی صلاح کے مطابق شادی سے پہلے ہی کر

دقیقہ مافیہ منور گشتہ اور برادر اب کو معلوم ہے پس اسان نظر
اور فکر صحیح شدت کے پیش کرنے کا خوف اور
کچھ اور مستون و سر ہون میں سوک اور دانائی و درہمینی سرکار اجماع
اظہار کے جس نے سنا ویز مذکور کو منظور قبول کیا ہو جائے اس نے
اب مدد سے کام دیا جاتی ہے کہ مطابق تحریر مدد کے نواب علی
بیگم ماجہ رئیسہ بھوپال اور ان کا والدہ ماجدہ خاتون بیگم بیگم
قرار پایا کہ بیات جو نیز مذکور علی کے والدہ نوابنا بھجان بیگم صاحبہ
کے قند برآ نام نواب جو رنجے اور قلم و تکریم اور حسن سلوک اور
مطابق نوابان فراتہ سابق رہے گا اور اس امر نے جو نقش
نقدی سرکار اگر نیزہ کا پایا ہے کہ اور دماغ ہر کہ تہہ نہا دہ نواب
نابھجان بیگم صاحبہ کا رت سے تکریم نواب سکندر علی صاحبہ کے تھا
اور اس سلسلہ میں آنھوں نے اور سرکار اگر نیزہ نے کا لاف
فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں علی علیہ السلام بیات اس کے
کہ فضل اچھے سے نوابنا بھجان بیگم صاحبہ اب ہر نیا ہر نیا

(تیسرے باب میں)

انتخابات حاصل تھے اور محمد مسیح ساری جیسے

بسیب محبوب مسیح ہونے کے دست بردار ہو چکے تھے لیکن

نواب مکندہ بیگم اُن کے وسیع سلوات اور فوجی تجربہ کی وجہ

پر مشورے میں اُن کو شریک کرتی تھیں اور فوج میں جو جدید

انتظامات ہوتے تھے اور جو سوار و پیادہ کو نئے بہرتی ہوتے تھے

(بقیہ ماثیلہ منورہ گزشتہ) نوشہرہ ہرین جو دلی کی محنت میں خیر خواہ

اور نیک اندیش ہیں اس ریاست کے جس کو سی مزید اور جانفشانی اسے سالہ

نواب مکندہ بیگم صاحبہ نے توجہ مند اور غلطی اور بد انتظامی سے نکالا ہے فی الفور

اور اباب تاج ویز مال کو سمجھیں گے اور اُن کی قدر کریں گے بھلا دلی بہ نیاہ بنی

اس سالہ کو دیکھتے ہیں کہ سب دلی یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ اُن کی دلی نص

اس پر منحصر ہے کہ ریاست ہمیشہ کے واسطے بہ انتظام و انضام قائم رہے

کہ قیام پر اُن کا وجود ہے جس کی خبر میں نکل اس کا بلون ہو گا و غیر

وادی جائیگی۔ سرکار ملک آواز ملک اقتدار اختیار اختیار نے تمام کارروائی حال کو

منور فرمایا اور قاضی تاج ویز اور بندہ دولت ریاست نے نقش منظوری سرکار مرود

حاصل کیا ہیں اس سرکار کے اقتدار کے کوئی مقابل آدمہ یا اس کی توہین نہ

کیا جاوے۔ حرمہ منقذ ہم ماہ جوانی شہر تمام ہوا

دلی کا تمام ہوا

مکمل صحت وادب ویران تہ مشورہ کے لیے عین برقرار

بعض وقت خاص ذمہ داری کے کام بھی سپرد گئے ہوتے

ہندوستان کا نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

و اگر کسی شخص کو کہہ دو کہ وہ ہندوستان کی لڑائی

میں لڑے گا تو اس کی طرف سے اس وقت اگر

کچھ فتنہ ہو گا تو اس سے بہت ہی کم ہندوستانی

خبردار ہو جائیں گے۔

نواب سکندر بیکم کی نشوونما کا زیادہ ہی ابا ہی بنا

نما کر ان کی طبیعت میں فطری طور پر آل اندیشی

استقلال، قابلیت کمرانی اور صلح پسندی پیدا

ہو دیت کی تھی۔ اُس ہر جو سجدہ واقعات

میں پیش آئے اور جن مشکلات کا اُن کو مقابلہ کرنا

پڑا اُن کے باعث ہے اُن کی، نام قابلین

میں سے بھی بڑے گھٹے اُن کو ان حالات کے سزا

دہن میں جو اس وقت تک حاصل ہوئے تھے ہر طور

پر کہ وہ ان کے لئے بہت ہی زیادہ

کے لئے کافی ہے۔ اگر ان کے لئے یہ سب کچھ

میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا تھا اور ان کی

نظر میں یہ سب کچھ ہی تھا اور وہ سب ہی تھا اور

دیکھیں تو یہ دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے ابھی ذرا

میں جہو کہ ہر قسم کے گناہوں کی خطرات کا مطالعہ کرنا تھا

کا لاکھ کر کے خواب اپنی طرف سے ان کو اسٹاپ کیا اور ان

میں وہاں دیکھ کے لئے اور کوئی شخص نظر آئے۔

ابن ہشمت کے قایم ہونے کے بعد اگرچہ یہ جو بات ان کو

بخشیدگی کے بعد ہرگز رکا لیکن دوسرے چھات اور

میں ان کو اپنا مشیر بنایا اور ان کی ہمشیرہ کے داماد

کو اس عرصہ کی خدمت سپرد کی تاکہ فائدہ اپنی رعایت

میں باقی رہے اور فوج پر سے وہ اثر بھی زائل نہ

ہو جو ایک عرصہ سے اس فائدہ ان کا قایم ہے

تو یہ سب کچھ ہی تھا اور وہ سب ہی تھا اور

مدرسه علمیه و کتبخانه

اپنے فوجی بیسیانوں کے گرنے کو محسوس کیا۔

فنائی و غیر اور ان کے عام علامات اور علامات و ن کا

نصف افسانہ کے ذریعہ بیان کیا۔

سید اہل بیت اب شورش کی آئندہ اور بہتر اور ہندوؤں کے

مطلب ہے۔ ہوتی۔ فوج کا تعلق خاک و مٹی سے ہے۔

درلین اور دو ماہ کا خزانہ میں ۴۰ روپیہ

تفہیم کر دیا جائے اور بلا انتظار جواب دہ کی چیز ہو

فوج جے ملیر، ہو گئے۔ جتنے ہندی کر کے طرح طرح کی

شہزادین اور بہمنہ انیان شروع کر دیں اور ہدایت

ہر آمادہ ہو گئے۔ اکثر لوگ اس وجہ سے کہ نواب

امراؤ دولہ سرا کے جبر خواہ اور دغا دار تھے۔

۱۲۴۵۰۰ کے طور کے بنی جہاں خیراہ کے بنی ان کے بنی نہ

2202

خود را در میان مردم و در میان کائنات

در میان کائنات و در میان مردم

در میان مردم و در میان کائنات

در میان کائنات و در میان مردم

در میان مردم و در میان کائنات

در میان کائنات و در میان مردم

در میان مردم و در میان کائنات

در میان کائنات و در میان مردم

در میان مردم و در میان کائنات

در میان کائنات و در میان مردم

در میان مردم و در میان کائنات

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

۱۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۲۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۳۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۴۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۵۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۶۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۷۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۸۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۹۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔
 ۱۰۔ ہر ایک شخص کو اپنی زندگی میں
 ایک بار ایسا کرنا چاہیے جو وہ
 اپنے آپ کو نہیں کر سکتا۔

برای خداوند عز و جل و برای تمام عالم

که در این دنیا و آخرت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

و در هر حال و در هر وقت

ہم نے اپنے لیے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اگر آپ بھی

آج کے سارے دن اور آپ کا سارا دن مافک

دین کے لیے سزا آج ہی پابین دہشت گردوں

میں سے کسی کو بھی نہیں لے سکتے ہیں

میں نے اس کا حکم سزا میں دین کے اور ان

کے لیے کہ جو بہت زیادہ شریک اپنے

میں سے ہم اتفاق سے کسی کے شریک ہیں

اور ان پر سے اٹھ : آدین کے اور آئندہ

کسی طرح کا دعویٰ نہ ہو اور سزا میں

تو وہ دعویٰ باطل ہے اور ہم اس

کے خلاف کو سزا میں مافک دین کے

سزا اس کو جو پابین سزا دین - اس

یہ ہتھیار ہیں افراد اس کے اذروں

نہم قرآن شریف اور گناہی کے سزا کو

یہ کہ وہ نے ان کے اپنے ہتھیاروں

وقت حاجت کے ہمارے

ماہی

ان خبروں سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے

ماہی

فوج کے ساتھ کہہ رہے تھے کہ اب وقت مات

ماہی

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

اسی طرح یہ بھی ہے کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

نہیں کہ وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

کے لئے کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

اور وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

کے لئے کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

یہ جو ہے وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

تین رہے کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

پر ہے ہر جہ سے ہر جہ سے ہر جہ سے ہر جہ سے

اور دوسرے دن سے ہر جہ سے ہر جہ سے ہر جہ سے

عالم کے لئے کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

میں توڑی کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

ہر جہ سے ہر جہ سے ہر جہ سے ہر جہ سے

بہ اور کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

خوش کہ وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

یہ جو ہے وہ اپنے لئے اپنے لئے اپنے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآلِهِ الطيبين الطاهرين

أجمعين

والتحية والتبجيل

والعظيم

والعظيم

والعظيم

والعظيم

والعظيم

والعظيم

والعظيم

کے ہاتھ سے لے کر ان کے ہاتھ سے لے کر یہاں

کے ہاتھ سے لے کر ان کے ہاتھ سے لے کر یہاں

تھے دل میں کہہ رہے تھے اب ان کو اس سے پیش

موت پر حملہ کیا جاوے گا وہاں تک کہ اس کی موت

کامیاب ہو جائے گی۔ اب یہاں رہنا

رائی مہال سے بھی بہرہ پا کر رہنا۔ ناظرین سے کہتا

ہیں کہ کیا مازک وقت اس وقت مرے تو اب امر اور دوام

کے لئے اس لئے سرکار انگریزوں کے ساتھ ہو جائے گا

میں ذکر ہے۔ یہ اس نے فراموش کیا کہ ان اختلافات کا حل

نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے اپنے منہ سے یہ کلمات

میں پنہاں کر رکھے۔ انگریزوں کی درخواست کا جواب دے گا اس

میں سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں کی خبروں کو فراموش کرنا

نہیں چاہیے، ترک کرنا چاہیے اور کہہ دینا کہ انگریزوں کی جان نڈی

میں ہمیشہ گرم و سوزا ہے اور اسے لایک آگ کے واسطے

نیچے پڑے ہیں جو دل سے تشریف لے گئے

کے لئے اس لئے یہاں رہنا

کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ

کتاب ہے جس میں

یہ سب کچھ لکھا ہے

تو یہ کہانی ہے

جس میں

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

یہ سب کچھ لکھا ہے

2008.04.20

بسم الله الرحمن الرحيم

انجمن علمی و ادبی قزوین و مراکز فرهنگی و علمی دیگر

در شباهت، مردانگی، و خیال آن که در شباهت

شکریہ و سپردار، مار ۱۱، روزنامہ خان برآمدی

اکثرے، اکثرے، اکثہ و بارے، رافضہ نمودہ ہیں

کاشت و ادبیہ و مال و منال و صلاح جانورانی

وہ ماخذ محمد حسن خان ایہ نیچے کا ورنہ درجہ بت دیکھو: محمد حسن خان

ملاحظہ سے گزار کا جس سے معلوم ہوا کہ تم نے محمد حسن خان نایب شاہ

کے ساتھ رہ کر عادل محمد خان اور اس کے ساتھیوں سے جنگ

مذکر کے جوہر شہادت اور مردانگی کا اظہار کیا اور دشمن کی کڑھ کا

مجھے خیال نہ کر کے بہت سون کو قتل اور زخمی کر کے خشکے نامی

دی اور ان کے ماں و باپ، بہن بھائی اور جانوروں کو

یہی مالِ خیر کے طعن کا اصرار ہے کہ چاہے دُنی کو چاہے دین

از مردان و زنان و بزرگان و دانشمندان

بجای خود و خردی و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات

التي تتنزل بها الرسل وتبين للعباد

الذي كانوا في شك من قبله

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

کلمہ شریف

نقل عرضی ہذا درجہ عرضی ما بعدت جناب نواب

سکندر بیگ صاحبہ عالیہ دام اقبالہا رسانیدہ شود

و نقل حکم ہذا درجہ عرضی شمس الدین رسانیدہ شود

کہ عرضی ابان سرودہ نو آرد ہم نام ریح الاول

مقام راسخ بقدرہ خیرہ سائن امور بوقت

باقی ماندن سے چار گزری روز بلا خدا رسیدہ

ماثف مذبحہ شد لازم کہ درین عرصہ اچھے خبر دے

(51)

نزد ابان رسیدہ باش آن افضل و مشرع ذریعہ

(بقیہ ماثفہ گذشتہ) اور گاموں کا پورا بندوبست ہو۔

تعبہ اور درجات کے باشندوں اور نام رہایا کو اطمینان دلایا گیا

اور پورا انتظام اس امر کا کیا جائے کہ بدعاشوں کو تہانہ ملے

میں گذرے کی جرات نہ ہو شب و روز مردانگی کے ساتھ ساتھ اور

ہوشیار رہنا چاہئے اور بدعاشوں کی طرف سے کیا قسم کا نقص

دل میں نہیں لانا چاہئے اور خدا کے فضل و عنایت پر کہ وہی

بدکار واقعی ہے استغلاں کے ساتھ ہمت پرور رکھنا چاہئے۔

اس عرضی کی نقل جاری عرضی کے ساتھ بعدت جناب

نواب سکندر بیگ صاحبہ عالیہ دام (قبائلہا بھی) بلے اور نقل

ماثف حکم کی منشی شمس الدین حکم جبران کو کھلا جائے کہ تمہاری

عرضی سرودہ 49 ریح الاول شدہ مقام راسخ ابان

یک ماہت جن آئے چار گزری دن رچہ ہو وینہاں گویا

بقیہ ماثفہ گذشتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و غیب تو اندر در پرستش کنی و سید مرتضیٰ

یابا و غفلت و پیشانی ملک و مال و ملک

و حکیم و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و حکیم و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

مسعودی راست و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و مسعودی و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

و انبیا و تفسیر نام و نام و نام و نام و نام

کے نزدیک سزا کا نشان یافتہ رہا ہوا ہے
 کہ وہ دن آئے خود را در غیرت گیم رسانید زیرا کہ

از ہوسہن ایشان موجب تنگی و تشنگی رہا ہے

غیرت گیم منظور است و در اینجا بدست و نظام

و مخالفت و ہدشیاری کہ و مال رہا ہوا ہے

آن چنان نمایند کہ جو جسے من الوجود دخل و گذر

ہے عاشقان در اینجا نشاندہ شدہ و روز دم پہنچا

(52)

سیہور میں کنجش نے اجواب سہو بال ٹالین کے نام سے

مردن ہے، جو سے طریقہ برتہیہ نجات کر لیا تھا اور اس

نجات سے نواب سکندر بیگم صاحبہ اور بھی زیادہ پریشان

رہنم میں یہ چیز چاہتا ہے

تھیں۔ جوان کے دخل تھا اور بخشی مردت محمد مان

کو جو چاہا وہی سبہور کے انبار بج تھے اُن کو کم کھرا

اور دیکھ کر کہتے تھے کہ اس وقت تم کو غیرت گیم چاہتا ہے

اب دراصل کہ تھارا ان چاہتا تھا مگر غیرت گیم کا تعلق و تشنگی اور الین

فطر کے لئے بہت ضرور ہے اور مان سیکر نہایت ہوشیاری کے ساتھ کہلا

رہا کہ اس بات کو کہ کسی طرح بھی عاشقان کا دخل دیکھ کر اس سے

چنانچہ نہ ہوا ہے۔

یہ قسم و چاہا وہی ب ذرا سون بہا ہے ۲ میں
 کہ خاصہ ہر جانب غریب واقع ہے چاہا وہی میں تھے
 تھیں وہ چاہا وہی ب کمال کا نام ہے اور قید میں رہا کہ
 تھیں ہے۔

وہی ہے جس نے مجھے یہ سچا سچا بتایا

اور انفرادی میں نہ دیتا اور نہ ہی اس کا نام لیتا

کہ وہ ہے۔ یہ ہم کو دے گا اور وہی ہے ہم کو

اور یہ ہے جو ہم کو دے گا اور وہی ہے ہم کو

آپ کیسے بتائی گا۔ وہی ہے ہم کو دے گا۔ یہ ہم کو دے گا۔

کی شرکت رائے کو انہوں نے لازمی قرار دیا تھا۔

تسلیم ہو کر جواب لکھنے کی ہر

الفاظ سے ایک کونسل کا یہ کہ جس میں یہ

جان الدین طاب . خدا کا نام رکھیں تمام جواب امرا کے دول

اور جواب شاہجہان بیگم کو اور ان کو جواب کیا تاکہ جواب

شاہجہان بیگم و بعد ریاست تین اسلئے اسلئے اختیار اے ان کے

دئے گئے تھے۔ ان کے تعلق مشترک اور منفرد ملا دینا کے

اختلافات کی ذمہ داری تھی۔

کونسل کا کام نظام اس طرح تھا کہ فرج کا کام چھپتا

تجسّی مروت محمد خان ^{فرزند} انجام دیتے تھے وہ بہستور ان کے پاس

رکھا گیا لیکن جو فرجی احکام رو باری سے صادر ہوتے تھے

ان کا اختیار جواب شاہجہان بیگم کو صادر اہم حالات میں جواب

امرا کے دول اور خدا کا مشورہ ہی فرم دیا تھا۔ فرجی دینا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

أما بعد

فإن الله قد جعل في كل شيء حكما

وإن من الحكمة ما لا يعلمه إلا الله

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

پور آروٹ کی شہریت انٹرنیشنل کی سیر

نٹھادو کاٹھ مین نواب سکندریک کے ہمراہ دربار جیلوہ، الہ آباد

آگرہ مین شہر کے ہونے اور ان کے ساتھ نہ دستان کے شہریتات

بارس، گھنوا، لاہور، شہر، چوہدر، کوآباد، دیرہ کی سیر کی۔

یہ دربار بریٹش دستان کے تھے۔ جیلوہ مین دربار کینگ نے ۱۹۱۱ء

میں ایک بار دربار منعقد کیا تھا۔ قرب و جوار کے درباران ملک اور

نواب جمع تھے۔ نواب سکندریک کو ہرگز پیرس کی سندھ تھیک

ملک کی تھی اور لاہور کینگ نے اپنی تقریر میں خبر خواہی نقد کا خاص

طرح پر تذکرہ کیا تھا۔

چونکہ برطانوی مین اور آباد کار بار منعقد ہو گیا تھا جس میں نواب

سکندریک، ساراجہ جی، رائے سبندیا جادو، ساراجہ پٹیل اور

نواب صاحب جادو، رام چور کوٹھ نیا لیا گیا تھا۔

بر ۱۹۱۳ء مین بٹام آگرہ نیراکسنی والہ اس نے سیدہ دین شاہ

ایک خاص دربار منعقد کیا تھا جس میں سکندریک کوٹھ، کوٹھ، کوٹھ

پیشام سنای گیا تھا اور نئی جن میں مستحق انجام کا اہل تھا

میں نہیں تھی

سرکارِ عالیہ ہندوستان دہلی

ادارہ تحریک اصلاحیہ ہندوستان

خطِ ابرار اور کاردار اور سرکارِ غرضین کے
مستند و مستند و مستند و مستند

و ایسے کے حق پر ہی ہوتا ہے کہ سب سے پہلے سرکار کو

بھی اس کی اطلاع دینی تھی۔ مگر جس نے اس کا

معا کر دی تھی اور کھا خا کر دے گا اس کا کیا

تم سفر حج کے تمام سامان سے یاد رکھو

اور مہاجر حج کی دہائی تم کو اپنی تھی

یہ ہے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی

میت کی طرف سے راجہ جیوان سنگھ و بہن

موت نور محمد جیوانی پر شاد وکیل میرا

میت کی طرف سے راجہ جیوانی پر شاد وکیل میرا

صاحبِ بار و پوئلکھل انجیل جیوانی کے

امور کے لئے اور سفر کے لئے سند و سند

صاحبِ بار و پوئلکھل انجیل جیوانی کے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

جان نہ تیرے لئے کبھی نہیں کرے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

میں نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا

دوست کو کہو کہ یہ سب کچھ میرا ہے

وہ جو ہے راستہ میں گیا اور ہمارے روز میں ہر روز

خیر سبزل پانی ہے روزگار راستہ ہے ہر گز نہ ہٹاؤ

کہ جب کہینت ملے تو اُن کو یہ خیال پوچھا کہ

کچھ میں صرف وہ سمجھتا ہوں اگر لو اب صاحب کی

یہی حالت رہے تو وہ سمجھتا میں بھی نہیں

اس لئے اُنھوں نے ہر اس پر صاحب چڑھیں اور

کہا کہ آپ برائے پور میں کشتہ صاحب کو کہہ دیجئے

نواب صاحب وہاں پہنچیں تو اُن کو جانکشی کر لے

وہیں بھیجیں کہ ہر شخص سے اُن کو غصہ کیا

اور یہاں ہر کوئی میں سے غصہ کر لیا

میں نے ہر کوئی سے کہا کہ یہ سب کچھ میرا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے دیکھتا ہے

ہم نے یہ کہہ کر اس کو بلایا کہ آج اس کا روز ہے

یہ ساری باتیں سن کر وہ بھی صاحب کی روایت ہوئے

لیکن ان کے ہونچے سے چلے ان کے دونوں ڈکون

بیان لطف محمد خان اور بیان حمید محمد خان نے اتمام

کر لیا تھا اسلئے نواب صاحب بھی یہ روایت ہو چکے

۱۱ ذیقعدہ ۱۱۸۳ کو کھنڈوہ آئے اسی وقت

جہنم تک پہنچ گئے۔ سرکار کو اپنے کھنڈوہ تک

پہنچنے کی اطلاع دی۔ سرکار نے پنیس اور کھار

کھنڈوہ بھیجے۔ نواب صاحب بھاری پنیس

۱۲ ذیقعدہ کو رات کے دو بجے سکندر آباد میں پہنچے

سفر کی تکالیف سے بنام بیت شدہ ہو گیا تھا۔

گھبراہٹ۔ اور بے چینی بیت تھی اس حالت میں

نواب صاحب بھی بالو سی ہوئے تھے۔

سکندر آباد میں ان کا قیام بنام بیت ہو گیا تھا۔

سرکار نے ان کو چھوٹے کوٹھڑی کے لئے

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی کہ میں

اس وقت میری عمر (۲۰) سال کی تھی میری والدہ

(نواب سید رحیم) نے مجھے بھی والدہ کے ہر دانا

کی اجازت دی کیونکہ میں بالکل انہیں کے پاس

رہتی تھی اور انہیں کی اجازت سے کہیں جاتی تھی

جب وہ حج کو جاتا ہے تو اس وقت بھی میں

اپنی والدہ کے ہمراہ چپا نی رنگ پوچھنے لگی تھی

ان کا بعد بے حد چہرہ اور لہجہ و شہیم بدن میری

آنکھوں میں موجود تھا اب ایسی خف حالت پھر

کہ ان کو بالکل نہ پہچان سکی لیکن جب ان کے

قریب گئی تو انہوں نے بے اختیاری کے ساتھ

وہ تو وہاں تھے میں نے اس کے اختیار و اختیار

اس وقت میں ان کو پہچان سکی

والدہ (نواب سید رحیم) کے ساتھ

میں نے بہت سی باتیں کہنے

اور نام نہاد شہزادہ کی بیماری اور علاج و

تداوی کی بیان فرماتا ہے جس کو حکمت

عاری ہوئی تھی۔ ایک دور پہلے کے وقت

میر پاس کوٹھیر اس قابل نہیں کہ

سلطان جان گم کو دون جو کہ ہے ادنی نالی اور

انکی والدہ کا دیا ہوا ہے البتہ ایک باغ ہے

مکویت شوق ہے میں نے بنایا تھا اس کا

کاغذ لکھ دوں گا اور جب رجاؤں تو اس باغ میں

اگرچہ ہو فیض و فن نہ کرنا۔ کیونکہ باغ میں قبر

ہے ایک قسم کا لال ہوتا ہے، کسی اور زمین میں

دفن کر دینا۔

پھر والدہ ماجدہ سے کہنے لگے کہ:-

”یہ لڑکی تمہاری بیٹی کو تو میری نکاح کر دینا“

فرض ایسا ہی صورت دیا اور اس کی باتیں کرتے

جب ذرا کھان شہزادہ کی ہوئی اور آرام کرتے ہوئے

تو پہل جہاں پر جھٹکے کشتیوں کو سوکھو

تو پہل جہاں پر جھٹکے کشتیوں کو سوکھو

تو پہل جہاں پر جھٹکے کشتیوں کو سوکھو

ان کے زبانی کہتے تھے کہ سرکاری دستیں

سیا کرتے تھے۔ سرکار ان کی پیاری سے سخت

تکڑے تھیں۔ اور انہوں نے علاج میں کوئی ذبح

ادھائی رکھا۔ جس قدر ان کی کوششیں تھیں

سب کر لی گئیں۔ لیکن موت کا کوئی علاج نہیں۔ نواب کا

مرض پھرتا گیا آخر آخر میں دھڑ دھڑا کر خراب ہو گیا

وہ بھی ہنسنے لگا ہوتا تھا۔ جب جان کے میوے کے

مہر سے کوئی نفع نہیں ہوا تو نواب صاحب نے

سرکار کو کہا کہ میری تہذیب علاج کے لئے ہر دم

تہذیب ہے لیکن اگر حکیم محمد رفیع خان بھی اندر

نہ آئے تو میں مر جاؤں گا۔ یہ کہنا تھا کہ

میں نے صاحب پوئیں اینٹ سپور کو لکھا کہ

وہ آئے بھی نہ پائے اور نواب صاحب نے بتاریخ

۲۱ مئی ۱۸۵۷ء کو داعی اہل کو لیک لکھا۔ انا اللہ و

انا اللہ راجون۔

ان کے ہر دو صاحبزادوں۔ بیان لطیف محمد خان

اور بیان مجید محمد خان کی خواہش کے مطابق اپنے

باغ میں دفن کئے گئے۔

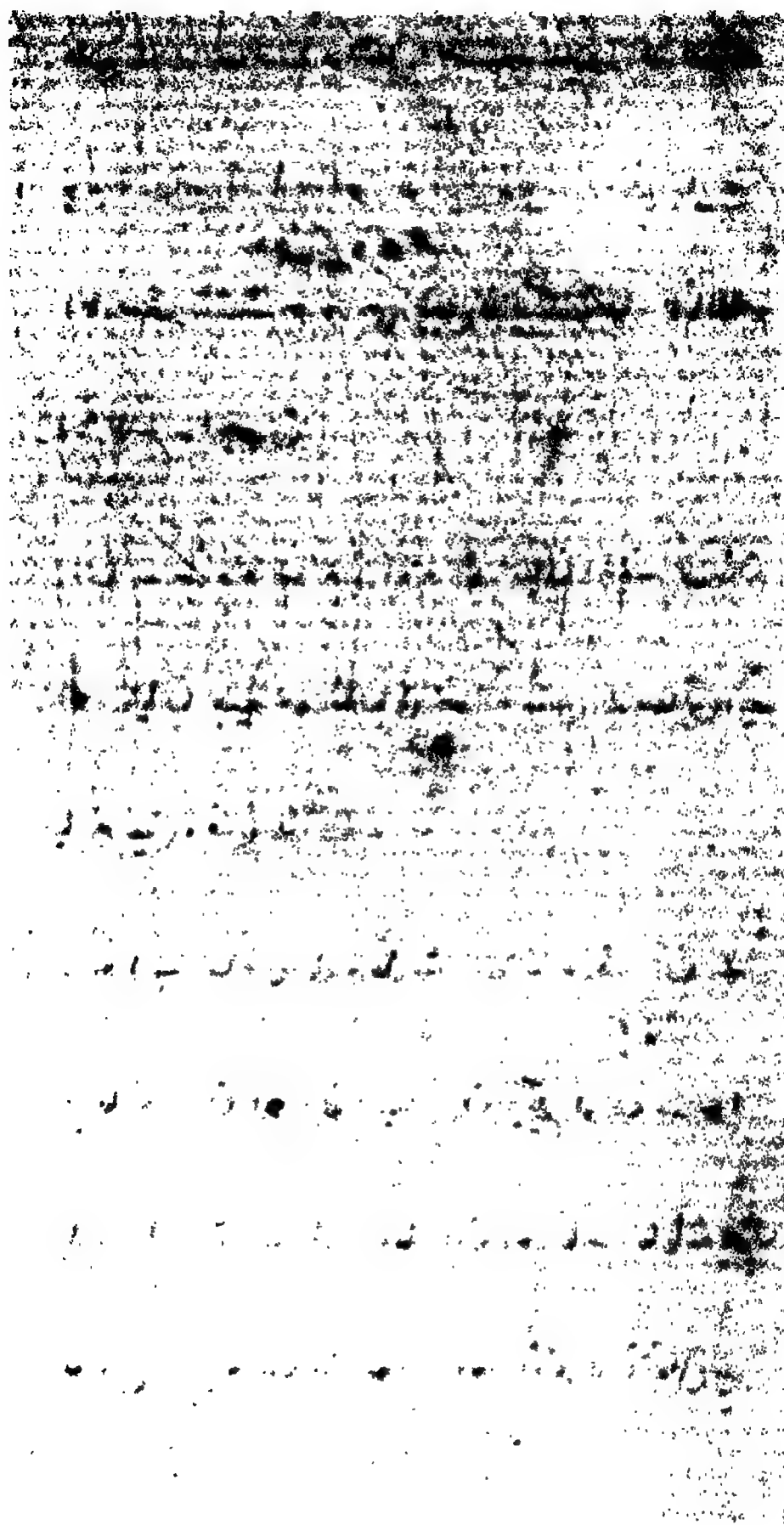
نواب صاحب کی وفات سے نہ صرف ان کے

پسماندگان اور نواب سکندریہ کو صدمہ ہوا

بلکہ ریاست کے کل اہلکاران اور عام رعایائے پوٹ

کو دی رنج و صدمہ ہوا۔ اور ان کے انتقال پر

ہر جگہ افسوس کیا گیا۔



مذکورہ بالا تمام باتیں جو ان حضرات

کی طرف سے فرمائی گئی تھیں

ذاتی اور طائفہ اور اخلاق و عادات

کے لئے اور ان کے لئے

اور ان کے لئے

سے بڑھ کر کیا تھا وہ ایک بڑا بڑا کام تھا۔

جس میں فرج اور رنگ سرخ و سپید تھا۔ ان کی خوبصورتی کی

حالت ان کے فوٹو سے ظاہر ہوگی اس لئے زیادہ دیکھیں

ضرورت نہیں ہے۔

جسمانی طاقت و قوت | تو اب اگر ان کو یہ پہلے کہہ دیتے

تو ان کے لئے یہ سب کچھ

وہ صرف ایک جسمانی قوت و توانائی ہیں بلاشبہ۔

کھانہ ان کو دینا تھا۔ اس سے ان کی حالت

بہتر ہوئی۔ ان کا چرچا تھا۔ وہاں جج کو دینا

سہا کرتے تھے۔ ان کے گھروں کا وزن ۱۰ سیرا تھا

میں کو ذرا آب حیات پور دینا کہ ہر روز

پیتے تھے۔ یہی حال تھا۔ وہاں پتہ نہیں ہے۔ اور میں نے

دیکھا کہ وہاں دیکھا ہے۔ یہ تو سننا ہے کہ ایک مرتبہ کھانا

دیا۔ ان ایک بیل مارا۔ اس کی پر سوار تھے۔ چند شخصوں نے

دیکھا کہ وہاں کھانا نہیں دیا۔ ان کی طرف سے اس پر کیا اعتراض

کہ ان سے پڑا تھا یا۔ کتوں کی روٹھ کو ان سے

کھانے پانے کی حالت کا ادا کرتے تھے۔ زبردستی

زبردستی کھانے کو انہوں نے ادا کر کے لیکن یہاں سے

کھانا کھانا ہے۔ اور ملت ہے۔ تھوڑی مدت پہلے

کھانا ان کو کسی قدر نفیست محسوس ہوئی تو ان

کے لئے ایک کھانا پر غور رہا۔ اس کے

مرثیہ درجہ اولیٰ
مرثیہ درجہ اولیٰ

کہنے لگے اب ہمارے من مریب آگئے۔ چند روز کے اور بہان

ہیں۔ اس طرح ان کے زور اور طاقت کے بہت سے قصے

شہیدین۔

خوارک | خوارک بیت اچھی تھی شہید ہے کہ شہزاد کے

بہ ان کا مہل تھا کہ آٹھ سیر دودھ جو انٹھے۔ انٹھے

تین پاؤں جانا تھا پیا کرتے تھے۔ والدہ فرماتی تھیں کہ اس

ہا ثقافت سے درود معدہ کا مرض شروع ہوا

ننون سپر کی مین کمال | نواب ارادہ کہ صاحب بہادر

نے ننون سپر کی کا قلم اپنے خاندان میں پائی تھی

گلک پٹی اور ملی دودھ اور ملی نون سے جو اس فن میں

بہ نامہ بتا دے سیکھی تھی۔ اور اس میں ان کو بہت

اچھی بہت تھی۔ بہت وق کاٹا بہت اچھا لگاتے تھے

پہلے پہلے یہ تھے۔

میں پرانے آنے چھوڑ کر کسی شے میں گر گیا۔ ایک

شے میں کالے لٹریٹ میں پناہ پائی کہ اندر کون سے کچے

کے دم سا رہے بیٹے مار رہے تھے۔

انجمنیات و سلاوی | شہیت و سلاوی ان کے نمایاں

شہیت تھے۔ اور اس وقت میں وہ اپنے مہربان

میں سے کٹ کر گئے۔ وہ جب ناب سپہ سالاری اور

اس کے بعد سپہ سالاری کے جدہ پر سفر فرما رہے ہیں

اس وقت پہلے کی خانہ جنگیوں کا فائدہ ہو چکا تھا

اور اس کے بعد جوڑا بنان ہوئے ان میں خواب

رہا وہ وہ صاحب کو محض کام میں تھے۔

پیشہ کی جنگ میں جب ان کا عنوان شہید بنا رہے

وہ کہ ساتھ میں ہوئے ہیں۔ اس میں ان

شہیت و سلاوی کے خواب ہو چکے۔ اور

میرزا بیگم اور نواب صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو

جرات نواب صاحب کو شکر کا خصوصی

شیرنگھار کا بہت شوق تھا۔ یہ چوتھی مرتبہ ان کو ملتا تھا

اس کو دیکھ کر میں ہنسنے لگا تھا۔ ایک مرتبہ اپنے

بہنو محمد خان کے ساتھ شکر کو گئے۔ وہاں ماگو

کرایا۔ وہ دون بھائی مانگی پر سو رہے تھے۔ انکو سے ایک

شیرنگھار۔ نواب صاحب نے اس پر بدوق چلائی۔ شیر

زخمی ہو گیا۔ ابھی شیر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے دفعتاً پاؤں

سے صدر محمد خان گر پڑے۔ شیر بالکل قریب تھا۔ نواب

صاحب اپنے بھائی کو گرنے دیکھ کر انہیں کے ساتھ خود بھی

کو دھڑکے۔ اور صدر محمد خان کو اٹھایا۔ اس واقعہ سے

ایک تو نواب صاحب کی جرات و بہت کا ثبوت ہوتا ہے

دوسرے اپنے بھائی کے ساتھ دلی محبت کا اظہار ہوتا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

اور یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے اس کی رشتہ کی اور ان کو اپنا دوا

کہ آج اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

اور خود محل سے باہر آکر بدستانوں کی جماعت کی طرف

چلے۔ اگرچہ خوف کے دو چار بدہاش نواب صاحب

کے بھی قتل کا ارادہ رکھتے تھے، اگر انہوں نے اپنی جان

کا کچھ خوف نہیں کیا۔ اور بلا کسی ہراس اور اندیشے کے

باغیوں کی جماعت میں گھستے ہوئے چلے گئے۔

نواب صاحب کا اس قدر رب دواب تھا کہ

کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ ان کی طرف گناہ اٹھا کر

بھی دیکھ سکے، نواب صاحب نے افسروں کے

باس پر پھر ان کو ہایت سمت لب و لہجہ میں پست

معت مانت کی۔ افسروں نے کہا کہ اگر زرین اور

دواہر دید با جانے تو پھر کوئی کیمیا کی نہیں ہے

خواب میں سوئے ہوئے ہوں کہ میری ہاتھ پیریں

جو تو تم سب پر میرے ہونے کی جگہ پر تقسیم

سرو بہا نے کہا۔ دوسرے مذبح کو خواب میں

پریم شریف نے کہا۔ ان سب لوگ میرے تھے

خواب میں اب نے سب سے کہا کہ جو لوگ خواب

میں تھے وہ میرے تھے خواہ رہا ہوں ہے بن وہ

میرے ہو جائیں اور جو بن چاہتے وہ میرے

ہیں یہ سن کر کہ لوگ میرے ہو گئے

ان کے دیکھ دیکھی رشتہ رشتہ سب لوگ میرے ہو گئے

میرے ایک سکے اپنی جگہ پر بٹھارے۔ خواب میں

تو سب کو روپیہ تقسیم کیا اس سکے کی طرف کچھ

تشیخ بھی نہیں کیا۔ دوسرے روز وہ بھی سکے خواب

میں سکے نکل سکے ارادہ سے تلوار کرے باندھ کر

میرے ایک نکلے نکلے پڑا اور اترا

مختصر سترے نے روکا گردہ نہیں فیکس اور

کیتا چو اندر من میں بھو گیا۔ نواب صاحب نے

جوڑے تھے۔ غل شور کی آواز سن کر اٹھ گیا

۔ ہاں سرے باندھ کر یہ نکل آئے۔ اور کہہ

تھا کہ یہ بچا کہ کیا جانتا ہے۔ اس نے گستاخانہ

سوچ میں جواب دیا کہ تم نے بالکل الفاظ نہیں کیا

یہ الفاظ اس نے اس طرح کہے کہ اس کا

تھوک مڑ کر نواب صاحب پر گرا۔ نواب صاحب نے

غصہ کیا۔ اور سے کہا کہ مردود ہم سے گستاخی کرتا

ہے۔ یہ الفاظ نواب صاحب نے ایسے جواب

آوردے میں کہے کہ سکھ کے ہاتھ بیرون میں رہتے

پیدا ہو گیا۔ منہ میں پانچ گویاں رکھے ہوئے

وہ گویاں گریہیں ابرو پر اس ہاتھ ہوا کہ

جس ارادہ سے آپ مناسب چاہا کیا۔ تو آپ صاحب

نے کہہ دیا تھا ایک جیسی کہ آواز دی کہ اس مرد کی

سکین باندھو۔ کہہ دیا تھا اس کی مشکین ہاند

میں چارو پیادہ موند ہیں۔ تو آپ صاحب نے

پھر اس شخص کو تو دل چھیدا۔ تو اس کو برہانہ کی غفلت

میں غلطی ہوئی۔ اس کے حالات سے نکل کر نیاں گئی۔ ہم

جس اس کا فوری کا خبر ہوئی تو فوراً گرفتاری

میں آئے۔ تو اس کو دو ہائے گئے۔ حسن اتفاق سے

کتاب پناہی کے نیچے روک پکنا ہو رہا تھا۔ ہزار

پیسوں کو گرفتار کر کے لے آئے۔ تو آپ صاحب نے

کہا نہ بکازی میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ

اس کو قتل کر دیا جائے۔ تو آپ صاحب اس وقت

میں تھے۔ اگر وہاں نہ ہوتے تو اس حکم کا وہ بھی ہوتا

گیا کہ جس نے اس کے انہونی بنے غرض کی اذیت سے کیا

پتھر پہنچ کر ادا۔ یہ کام نے ہی نواب صاحب کی

پیشانی پر سنا کر کر رہی تھی کہ کو چور دیا

فرخ خواہی اور دغا دہی کاوش | ریاست کی فرخ خواہی اور

دغا دہی نواب صاحب کی عورت کی صفت تھی۔ ان

کی تمام عریضات کی فرخ خواہی بن بسر ہوئی۔ اور ان

کی زندگی کی خاص خصوصیت تھی۔ جب نواب صاحب کی

نواب تہا جان بیگم صاحبہ (عہد بکان) سے شادی ہو گئی۔ او

وہ نوابی کے مرتبہ پر چڑھ گئے اس وقت ان کو

پت سے متعلق اور اغوا کا سامان بھی پت کو

موجود تھا۔ اگر نواب صاحب جانتے تو ریاست میں

پت سے مشکلات پیدا کرنے کا ہنر چھوٹے تھے

لیکن نواب صاحب اپنے اسلاف کی پیروی نہ کی

وہی کہ میں نے سنا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان شخص ہے

اور وہم خیال رکھتا ہے کہ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

نہیں کہ اس کے ساتھ میں کوئی اور شخص

شکر اپنے المیہ کا بابت بابتی تہن۔ ایک مرتبہ

جب سرکار دورہ میں تہن تو جواب صاحب نے

اپنے باغیر کے دورہ کا قصد کیا اور اجازت پا ہی

تو جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم خود محال دورہ کا اور

اُس کے آٹھ روز بعد سیہور کی واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں

مانند محمد حسن خان صاحب نائب بخشی اس اثناء میں

غلام مذہم خان کی ملاقات کو ہمارے ہمراہ جائیگے

ایسی صورت میں اُن کی واپسی پر تمہارا ہوپال سے

بانا مناسب ہوگا۔ یکایک میں تمہارا باقاعدہ ترین معلومت

ہیں سمجھتی۔ کیونکہ انتظام ہوپال کی طرف سے تردد پڑیگا

اور تمہارا ہوپال میں نہ موجود ہونا بے المیہائی کی حدت

ۛ

نواب خدیوہ بیگم کو بھی جواب صاحب پر اس قدر

معلوم تھا کہ جب خدیجہ نے ندین و دریا پر کاغذ لکھا

سے تو انہوں نے یہی نواب سکندر یگم کو مشورہ دیا

کہ برغور دار احوال و دور کے سپرد کل انتظام کیا

جائے، اور ان کی پوری خاطر اور دیکھی جائے

نواب سکندر یگم نے ان کو المیان دلیا کہ میں نواب

فیروزہ سجاد کے اتفاق سے بندوبست کرتی ہوں

فرنگہ جن مسلمانوں کی بنا پر نواب شاہ جان یگم صاحب

(نظم مکان) کی شادی نواب صاحب سے کی تھی وہ مسلمان

پوری ہوئیں۔ اور نواب صاحب نے اپنے آپ کو

ہر طرح سزا کے اہتمام کے قابل ثابت کیا اور نہ صرف

یہ بلکہ نواب صاحب کی اقامت و فرمان برداری

نیل ایک سات خند فرزند کے کرتے رہے اور

پیشہ ان کے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرسبیا۔

پھر یہ ہے کہ نواب صاحب کا خلوص، ان کی

تجربہ اور صفات خواتین کی بنیاد پر یہ رشتہ

نایم خواہ۔ نواب سکندر یگم نے جب اُن میں دو تہام

خیمین پائین جو نواب کسرٹ (خوب رہیہ) یا ایک باجے

مکملان کے پٹے دد می تھن انہوں نے انتخاب کیا، پہلے

نواب صاحب کی دو بیواگانہ عیثین انہوں نے بھی

نایم رکھیں۔ وہ ایک طرف اُن کے ساتھ ہمیشہ

داماد کے جو بچائے فرزند کے ہوتا ہے سخت

اور انہ کرتی تھیں۔ اور دوسرے طرف اُن کی

اصلی صفات کی قدر دان تھیں۔ اور اس ازدواج کے

ساتھ اُن کو غلط بین کرتی تھیں۔ اور میں سمجھتی

ہوں کہ نواب صاحب کا یہ ایک بہت بڑا افتخار تھا

ایک مرتبہ نواب

صاحب اور نواب شاہ جان یگم میں شکر رنجی ہو گئی

تھی۔ اور نواب صاحب چند ہفتوں کے لیے بیرون

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

وہ بے فکر رہے کہ یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

جس کو ہرگز نہ ہوا ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

جس کو ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

میں نے ایک سو اسی

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

کتابوں میں دوسری بار دہائی اور دہائیوں میں

تاریخ حیدر آباد کے قریب بیٹے بیان ہیں

کہ ان میں یہ کہیں ہیں اور جب تک وہ سزا نہ ہو

ان کا دل کہ کثرتِ یاد و پیوستہ ہونے سے غمناک

مگر ان کی اولاد نے ان اموالِ جاہرات کو دیکھ

سے نظر کر دیا اور سب کا بن کھاد ہو کر رہ گئیں

غنی خیرات | خواب صاحبِ سکو نام و نمود سے سخت نفرت

تھی اور وہ کوئی نیکی کا کام کسی کے دکھانے کے لیے

نہیں کرتے تھے۔ اس لیے کسی نے خواب صاحب

کو ملائیہ خیرات کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن آخر قدیم باشندگان

بمطابق یہ روایت سنی ہے کہ ان کے پاس تھی

کہ روزانہ مغرب کے بعد جب اچھی طرح تیار کی ہو جاتا

تھی ایسا باس پتھر جس سے کوئی پیمانہ کے عمل سے

تشریف لے جاتے تھے۔ اور بوڑھی اور میٹھی

وہاں سے لوگوں کو روکنا چاہیے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

نشدہ کی چیزیں پسند کرتے تھے۔

ان کے منہ میں اسٹیک نام کو بھی یاد تھا۔

کایا سس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ عمل کا انگریز دور کرتا

خیر لٹ کا پتلا نہ پنا کرتا تھے۔ دستہ سپر بھی ملتا

مانڈ یا سیلہ بانڈ تھے۔ سبکی کچی ٹو پلا لگایا کرتے

تھے۔ جب تک سپر سارا ہی کہہ دیتا۔ پورے

اُس وقت تک منہ بانڈ تھے۔ ریسٹنگ کرنا اس

کو فوجی لباس کے ساتھ خدمت تھی۔ پہلے لباس

میں عمل کا مانڈ یا سیلہ ہوتا تھا۔

اُن کی سائرسٹ میں میان تک بادل کی داخل تھی

کہ اُن کی غنڈان کی موڑ میں تک اس کی بادی ہو گئی

تھیں۔ اور سب کو خوب سلوم تھا کہ وہ اب

زیادہ زیورات تک کو پسند نہیں کرتے۔

جس نے اس کو دیکھا تھا

اس کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

ان کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

جس نے اس کو دیکھا تھا

اس کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

ان کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

جس نے اس کو دیکھا تھا

اس کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

ان کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

جس نے اس کو دیکھا تھا

اس کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

ان کی ہر بات کو سن کر ہر شخص کا دل کانٹا بن گیا۔ اور

جس نے اس کو دیکھا تھا

کلام دوکانین برادر گشتی - میرزا محمد علی دکنی

کہ میان بیٹے میرزاخان و میرزا محمد علی دکنی کے درمیان یہ ہے تمام

کارہ بار اُن کے دونوں بیٹوں کا نام حضرت خان

اتر نذر میرزاخان (جو نوب صاحب کو شہر نوشہرہ کے گورنر

کے اہل حق میں تھا انہیں کا غلط اور بے احتیاطی

تباہ نیرباد ہو گئی - غرض نواب صاحب نے اپنی دہلی

سے جو سراہ جمع فرمایا تادمہ اُن کے دامادوں

نواب صاحب نے

بے توجہ کے نذر ہوا اور نذر اسامان جو باقی رہا

نواب صاحب نے

ان دونوں بھائیوں کے اہل حق -

نواب صاحب نے

نواب صاحب نے

نواب صاحب نے

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

وہی بیان ہے کہ

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

میں نے ان سے کچھ نہیں سنا

فہم کہد یکہ بے کو جانے سلا تین ملک نہ

میں طرح انتظام کے اور میں کر کے اپنی قابضہ ممالک

ان کے قابضہ رکھنے کے اور تین کی تین ہی طرح ممالک

کے متعلق ہیں کہ نصیب اور ہذا تین تین ہی طرح

متعلق انھوں نے وہاب شاہجہان یکم کو ایک عقل خط لکھا تھا

میں میں وہ خاکی ممالک پر ہذا تین تین ہی طرح

و ہذا وہاب صاحب جاوید وہاب کو تمام نے اس طرح

کہ جیسا اصحاب کبار کا ہذا وہابی بیرون سے تھا

وہاب شاہجہان یکم نے بھی اپنی ڈیوٹی اور جاگیر

جو اختیارات بھی وہاب صاحب کو دیئے تھے اور کام

تخلیہ از دہ اور تھانہ وہاب کو دیئے تھے نام چودہ

تخلیہ از دہ اور تھانہ وہاب کو دیئے تھے نام چودہ

تخلیہ از دہ اور تھانہ وہاب کو دیئے تھے نام چودہ

خبر رسید کہ در شہر کابل

نہایت کثرت از کتب و کتب

در کتابخانہ بزرگ و کوچک و قرائت

و تشریف آوری قرار دہندہ

و چون امور کوئی ادا نہ شد

و چون کتب کثرت کرتی نہین

چون امر و اقوال ہو بکتاب

اند و تشریف آوری کتب

کتاب خانہ کتب کو کتب

و چون امر و اقوال ہو بکتاب

و چون کتب کثرت کرتی نہین

و چون امر و اقوال ہو بکتاب

و چون کتب کثرت کرتی نہین

فرزہ بچا تھی کے ساتھ ساتھ لین اور دقتاً وقتاً اوقات منگتا

خواتین اور اُن کی منایات کا کوئی حد و پابان نہ تھا۔

میان مجید محمد خان کو مثل اپنے فرزند کے اپنے نذر

رکھتا تھا۔ اُن کے تمام اخراجات اپنی دیوثی سے

کرتی تھیں لیکن بدھین فرق پیدا ہو گیا تھا اور یہ فرق خود

میان مجید محمد خان کی والدہ کی عقلندیوں سے ہوا تھا

اُن کی یہ حالت اس درجہ پر پہنچ گئی تھی کہ خود نواب

سکندر بیگم کو حکمت علی کے ساتھ روکنے کی ضرورت محسوس

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

